آیت نمبر (91 تا 94)

846

غ	م	ر

(ن) **غَمْرًا** پانی کا اتنا زیادہ ہونا کہ ہر چیز ڈھنک جائے۔(۱) زیادہ ہونا۔ سخت ہونا۔(۲) عقل کا کسی چیز سے ڈھنکا ہوا ہونا۔ غافل ہونا۔ مدہوش ہونا۔

غَمْرَۃٌ (ج) غَمَرَاتٌ۔ اسم ذات ہے۔(۱) زیادتی، سختی۔ زیر مطالعہ آیت۔93۔(۲) غفلت، مدہوشی، ﴿فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰی حِیْنٍ﴾ (23/المومنون:54) ''پس آپؐ چھوڑ دیں ان کو ان کی مدہوشی میں ایک مدت تک۔''

ف	ر	د

(ن۔ک) **فُرُوْدًا** اکیلا ہونا۔ تنہا ہونا۔

فَرْدًا (ج) فُرَادٰی، صفت ہے۔ اکیلا، تنہا۔ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا﴾ (21/الانبیاء:89) ''اے میرے رب تو نہ چھوڑ مجھ کو تنہا۔''

ترکیب

(آیت:91) نُوْرًا اور هُدًی حال ہیں۔ تَجْعَلُوْنَهٗ میں ضمیر مفعولی اَلْكِتٰبَ کے لیے ہے جبکہ تُبْدُوْنَهَا میں ضمیر مفعولی قَرَاطِيْسَ کے لیے ہے۔ لَمْ تَعْلَمُوْٓا میں ضمیر فاعلی اَنْتُمْ ازخود شامل ہے لیکن یہاں اس کا ایک اور فاعل اٰبَآؤُكُمْ بھی تھا اس لیے اَنْتُمْ کی ضمیر کو ظاہر کیا گیا۔ قُلِ اللّٰهُ جواب ہے مَنْ اَنْزَلَ کا۔ يَلْعَبُوْنَ بھی حال ہے۔(آیت:92) وَهٰذَا مبتدا ہے۔ كِتٰبٌ خبر ہے، اَنْزَلْنٰهُ اس کی صفت اول ہے۔ مُبٰرَكٌ صفت ثانی ہے۔ مُصَدِّقُ الَّذِیْ میں مضاف کی رفع بتارہی ہے کہ یہ حال نہیں ہے بلکہ كِتٰبٌ کی تیسری صفت ہے۔ بِهٖ کی ضمیر كِتٰبٌ کے لیے ہے۔(آیت:93) الظّٰلِمُوْنَ مبتدا ہے اور فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ قائم مقام خبر ہے۔ پھر یہ پورا جملہ وَلَوْ تَرٰٓی کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ اسی طرح وَالْمَلٰٓئِكَةُ مبتدا ہے اور بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اس کی خبر ہے۔ پھر یہ جملہ بھی وَلَوْ تَرٰٓی کا مفعول ہے۔ بَاسِطُوْا دراصل بَاسِطُوْنَ تھا۔ آگے اَيْدِیْ کا مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے اور الف کا اضافہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ اَخْرِجُوْٓا سے پہلے اَنْ محذوف ہے۔ اَلْيَوْمَ ظرف ہے۔(آیت:94) فُرَادٰی حال ہے۔ وَرَآءَ ظرف ہے۔ تَقَطَّعَ کا فاعل محذوف ہے۔

وَمَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖٓ	اِذْ	قَالُوْا	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اور انہوں نے قدر نہیں کی	اللہ کی	جیسا کہ اس کی قدر کا حق ہے	جب	انہوں نے کہا	نہیں اتارا	اللہ نے

عَلٰی بَشَرٍ	مِّنْ شَیْءٍ ؕ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ الَّذِیْ	جَآءَ بِهٖ
کسی بشر پر	کچھ بھی	آپؐ کہیے	کس نے	اتارا	اس کتاب کو	لائے جس کو

مُوْسٰی	نُوْرًا	وَّهُدًی	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِيْسَ
موسیٰؑ	نور ہوتے ہوئے	اور ہدایت ہوتے ہوئے	لوگوں کے لیے	تم لوگ بناتے ہو اس کے	اوراق (یعنی اوراق میں نقل کرتے ہو)

تُبْدُوْنَهَا	وَتُخْفُوْنَ	كَثِيْرًا ۚ	وَعُلِّمْتُمْ	مَّا	لَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنْتُمْ
تم لوگ ظاہر کرتے ہوئے ہو اس کو	اور چھپاتے ہو	اکثر کو	اور علم دیا گیا تمہیں	اس کا جو	نہیں جانتے تھے	تم لوگ

وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ	قُلِ	اللّٰهُ	ثُمَّ	ذَرْ	هُمْ	846 فِيْ خَوْضِهِمْ
اور نہ ہی تمہارے آباواجداد	آپؐ کہئے	اللہ نے	پھر	آپؐ چھوڑ دیں	ان کو	ان کی لاحاصل بات میں

يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾	وَهٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ
کھیلتے ہوئے	اور یہ	ایک کتاب ہے	ہم نے اتارا جس کو	برکت دی ہوئی	تصدیق کرنے والی اس کی جو	اس کے سامنے (یعنی پہلے) ہے

وَلِتُنْذِرَ	اُمَّ الْقُرٰى	وَمَنْ	حَوْلَهَا ؕ	وَالَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
اور تاکہ آپؐ خبردار کریں	بستیوں کی ماں (یعنی مکہ والوں) کو	اور ان کو جو	اس کے اردگرد ہیں	اور وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَهُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾	وَمَنْ
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور وہ لوگ	اپنی نماز پر (یعنی کی)	حفاظت کرتے ہیں	اور کون

اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	قَالَ
زیادہ ظالم ہے	اس سے جس نے	گھڑا	اللہ پر	ایک جھوٹ	یا	اس نے کہا

اُوْحِيَ	اِلَيَّ	وَ	لَمْ يُوْحَ	اِلَيْهِ	شَيْءٌ	وَّمَنْ
وحی کی گئی	میری طرف	حالانکہ	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کوئی چیز	اور (اس سے) جس نے

قَالَ	سَاُنْزِلُ	مِثْلَ مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ ؕ	وَلَوْ	تَرٰٓى
کہا	میں اتاروں گا	اس کے جیسا جو	اتارا	اللہ نے	اور اگر	آپؐ دیکھتے

اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وَالْمَلٰٓئِكَةُ	بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ	اَخْرِجُوْٓا
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں ہوں گے	اور فرشتے	اپنے ہاتھوں کو پھیلانے والے ہوں گے	(کہ) تم لوگ نکالو

اَنْفُسَكُمْ ؕ	اَلْيَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ	بِمَا	كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
اپنی جانوں کو	آج کے دن	تم لوگوں کو بدلہ دیا جائے گا	ذلت کے عذاب کا	بسبب اس کے جو	تم لوگ کہتے تھے	اللہ پر

غَيْرَ الْحَقِّ	وَكُنْتُمْ	عَنْ اٰيٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾	وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا	فُرَادٰى
حق کے بغیر	اور تم لوگ	اس کی نشانیوں سے	تکبر کرتے تھے	اور بے شک تم لوگ آ گئے ہو ہمارے پاس	اکیلے اکیلے

كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّتَرَكْتُمْ	مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ
جیسے کہ	ہم نے پیدا کیا تم کو	پہلی مرتبہ	اور تم لوگ چھوڑ آئے	اس کو جو	ہم نے عطا کیا تم کو	اپنی پیٹھوں کے پیچھے

وَمَا نَرٰى	مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ	فِيْكُمْ	شُرَكٰٓؤُا ؕ
اور ہم نہیں دیکھتے	تمہارے ساتھ	تمہارے ان سفارشیوں کو جن کو	تم جتاتے تھے	کہ وہ لوگ	تم میں	شریک ہیں

لَقَدْ تَّقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ	وَضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۹۴ 846
یقیناً کٹ چکے ہیں (سارے ناطے)	تمہارے درمیان	اور گم ہو گئے	تم سے	وہ جن کا	تم زعم کرتے تھے

نوٹ:1 مکہ معظّمہ کو اُمّ القُرٰی اس لیے کہا گیا ہے کہ تاریخی روایات کے، مطابق ابتداءِ آفرینش میں پیدائش زمین کی ابتداء یہیں سے ہوئی ہے۔ نیز یہ کہ سارے عالم کا قبلہ اور عبادت میں مرکز یہی ہے۔ اس کے ساتھ وَمَنْ حَوْلَهَا سے مراد مکہ کے تمام اطراف ہیں، جس میں پورا عالم مشرق ومغرب اور جنوب وشمال داخل ہے (معارف القران)

نوٹ:2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ لیکن تیرا مال تو صرف اتنا ہی تھا جو تو نے کھایا اور فنا کر دیا، پہنا اور پرانا کر دیا یا دوسروں کو دیا اور گویا باقی رکھ لیا۔ اس کے سوا تیری ساری دولت دوسروں کے لیے ہے (ابن کثیر)۔

آیت نمبر (95 تا 100)

ف ل ق

(ض) فَلْقًا: کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے کسی چیز کو ظاہر کرنا۔ جیسے رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح کی روشنی ظاہر کرنا۔

فَالِقٌ: اسم الفاعل ہے (1) پھاڑنے والا۔ (2) ظاہر کرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 95

فَلَقٌ: کسی چیز کے پھٹنے سے ظاہر ہونے والی چیز جیسے صبح پودا وغیرہ۔
﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱﴾ (113 / الفلق:1) ''میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے مالک کی۔''

(انفعال) اِنْفِلَاقًا: پھٹنا۔
﴿فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝۶۳﴾ (26 / الشعراء:63) ''پھر وہ پھٹ گیا تو ہر ٹکڑا تھا بڑے پہاڑ کی مانند۔''

ن و ی

(ض) نَوَاةً: گٹھلی پھینکنا۔

نَوًى: اسم ذات ہے۔ گٹھلی۔ زیر مطالعہ آیت۔ 95

ص ب ح

(ف) صَبْحًا: کسی چیز کو ظاہر کرنا۔ صبح کے وقت نمودار کرنا۔

(س۔ک) صَبَحًا: کسی چیز کا روشن اور چمکدار ہونا۔

صَبَاحَةً

مِصْبَاحٌ: (ج) مَصَابِيْحُ اسم الآلہ ہے۔ روشن کرنے کا آلہ۔ چراغ۔ ﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ﴾ (24 / النور:35) ''اس کے نور کی مثال ایک طاق کی مانند ہے جس میں ہو ایک چراغ۔'' ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ (67 / الملک:5) ''اور بے شک ہم نے زینت دی ہے دنیاوی آسمان کو چراغوں سے۔''

صُبْحٌ وَصَبَاحٌ: دونوں ہم معنی ہیں۔ دن کا ابتدائی حصہ۔ صبح ﴿اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝۸۱﴾ (11 / ہود:81) ''کیا صبح قریب نہیں ہے۔'' ﴿فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۱۷۷﴾ (37 / الصّٰفّٰت:177) ''تو کتنی بری ہوگی خبردار کیے ہوؤں کی صبح۔''

(افعال) اِصْبَاحًا (1) صبح کرنا۔ صبح کے وقت داخل ہونا۔ ﴿فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ﴾ (28/القصص: 18) ''پھر وہ صبح کے وقت داخل ہوئے شہر میں۔'' (2) افعال ناقصہ میں سے ہے۔ دیکھیں آیت نمبر (2/البقرۃ: 57) نوٹ 1۔
846

اِصْبَاحٌ مصدر کے علاوہ اسم ذات بھی ہے۔ صبح کی روشنی۔ زیر مطالعہ آیت 96۔

(تفعیل) تَصْبِيْحًا صبح کے وقت آنا۔ ﴿وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ﴾ (54/القمر: 37) ''اور بے شک صبح کے وقت آچکا ہے ان پر، سویرے سویرے ایک ٹھہرنے والا عذاب۔''

ن ج م

(ن) نَجْمًا ظاہر ہونا۔ نکلنا۔

نَجْمٌ (ج) نُجُوْمٌ۔ ستارہ۔ زیر مطالعہ آیت۔ 97۔

و د ع

(ف) وَدْعًا (1) کسی چیز کو چھوڑنا (2) کسی چیز کو ودیعت کے طور پر رکھنا۔

دَعْ فعل امر ہے۔ تو چھوڑ۔ تو ودیعت کر۔ ﴿وَدَعْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (33/الاحزاب: 48) ''اور آپؐ چھوڑ دیں ان کے ستانے کو اور بھروسہ کریں اللہ پر۔''

(تفعیل) تَوْدِعَةً کسی کو چھوڑ دینا۔ ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ (93/الضحیٰ: 3) ''نہ چھوڑا آپؐ کو آپؐ کے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

(استفعال) اِسْتِيْدَاعًا کسی چیز کو کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھنا۔

مُسْتَوْدَعٌ اسم المفعول ہے۔ ظرف کے معنی میں۔ امانت رکھنے کی جگہ۔ زیر مطالعہ آیت۔ 98۔

خ ض ر

(س) خَضَرًا سبز ہونا۔ شاداب و سرسبز ہونا۔

خَضِرٌ اسم ذات ہے۔ سبزی۔ زیر مطالعہ آیت 99۔

اَخْضَرُ (ج) خُضْرٌ افعل الوان وعیوب پر صفت ہے۔ سبز۔ ﴿اِلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا﴾ (36/یٰس: 80) ''جس نے بنایا تمہارے لئے سبز درخت سے آگ۔'' ﴿وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا﴾ (18 الکہف/: 31) ''اور وہ پہنیں گے سبز کپڑے۔''

(افعلال) اِخْضِرَارًا سبز ہو جانا۔

مُخْضَرٌّ اسم الفاعل ہے۔ سبز ہو جانے والا۔ ﴿فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾ (22/الحج: 63) ''پھر ہو جاتی ہے زمین سبز ہو جانے والی۔'' (باب افعلال کے لیے دیکھیں آیت 2/البقرۃ 187۔ نوٹ۔ 1)

ق ن و

(ن) قَنْوًا (1) پیدا کرنا۔ (2) پیدا کی ہوئی چیز کو جمع کرنا۔

قِنْوٌ (ج) قِنْوَانٌ کسی چیز جیسے انگور یا کھجور وغیرہ کے گچھے، خوشے۔ زیر مطالعہ آیت 99۔

ز ی ت

(ض) زَيْتًا کسی چیز پر تیل لگانا۔ کھانے میں زیتون کا تیل ڈالنا۔

زَیْتٌ — اسم ذات بھی ہے۔ زیتون کا تیل۔ ﴿یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ﴾ (24/النور: 35) ’’قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اس کو چھوا ہی نہیں آگ نے۔‘‘
846

زَیْتُوْنٌ — اسم جنس ہے۔ واحد زَیْتُوْنَۃٌ زیتون کا درخت۔ زیتون کا پھل۔ ﴿یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ﴾ (24/النور: 35) ’’وہ روشن ہوتا ہے ایک مبارک درخت سے جو زیتون (کا تیل) ہے۔‘‘

ی ن ع

(ف) یَنْعًا — پھل کا پکنا۔ زیر مطالعہ آیت 99۔

خ ر ق

(ض۔ن) خَرْقًا — (۱) پھاڑنا (۲) جھوٹ بات بنانا۔ زیر مطالعہ آیت۔ 100۔

و ص ف

(ض) وَصْفًا — کسی کی کوئی صفت بیان کرنا۔ کسی کو کسی صفت کا حامل قرار دینا خواہ اس میں وہ صفت نہ ہو۔ زیر مطالعہ۔ آیت۔ 100۔

ترکیب

(آیت: 95) یُخْرِجُ فعل مضارع کا مفعول الْحَیَّ ہے۔ اور مِنَ الْمَیِّتِ متعلق فعل ہے جبکہ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مرکب اضافی ہے اور خبر ہے۔ اس کا مبتدا ھُوَ محذوف ہے، اور مِنَ الْحَیِّ متعلق خبر ہے۔ (آیت: 96) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ بھی مرکب اضافی اور خبر ہے۔ اس کا بھی مبتدا ھُوَ محذوف ہے۔ (آیت: 98) اسم المفعول مُسْتَقَرٌّ اور مُسْتَوْدَعٌ ظرف کے معنی میں ہیں اور مبتدا مؤخر نکرہ ہیں۔ ان کی خبر وَاجِبٌ اور متعلق خبر لَکُمْ محذوف ہیں۔ (آیت: 99) پہلے مِنْهُ کی ضمیر نبات کے لیے ہے جب کہ دوسرے مِنْهُ کی ضمیر خَضِرًا کے لیے ہے۔ مِنْ طَلْعِهَا بدل ہے۔ مِنَ النَّخْلِ کا۔ یہ دونوں مرکب جاری قائم مقام خبر مقدم ہیں اور قِنْوَانٌ، دَانِیَۃٌ مبتدا مؤخر نکرہ ہے۔ جبکہ جَنّٰتٍ، نُخْرِجُ کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اَلزَّیْتُوْنَ اور اَلرُّمَّانَ کی نصب بھی نُخْرِجُ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے۔ مُشْتَبِهًا حال ہے۔ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ میں غَیْرَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ یَنْعِهٖ میں یَنْعِ کی جر اِلٰی پر عطف ہونے کی وجہ سے ہے، اِنَّ کا اسم لَاٰیٰتٍ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ (آیت: 100) جَعَلُوْا کا مفعول اول دراصل اَلْجِنَّ ہے جو مؤخر ہے اور مفعول ثانی شُرَکَآءَ ہے جو مقدم ہے۔ ترجمہ میں اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اَلْجِنَّ پر لام جنس ہے۔

ترجمہ

اِنَّ اللّٰهَ	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ	یُخْرِجُ	الْحَیَّ	مِنَ الْمَیِّتِ	وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ
یقیناً اللہ (ہی)	گٹھلی اور دانے کو پھاڑنے والا ہے	وہ نکالتا ہے	زندہ کو	مردہ (میں) سے	اور (وہ) مردہ کو نکالنے والا ہے

مِنَ الْحَیِّ ؕ	ذٰلِکُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰی	تُؤْفَکُوْنَ ﴿۹۵﴾	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ
زندہ (میں) سے	یہ	اللہ ہے	پھر کہاں سے	تم لوگ پھیرے جاتے ہو	(وہ) صبح کی روشنی کو ظاہر کرنے والا ہے

وَجَعَلَ	الَّیْلَ	سَکَنًا	وَّالشَّمْسَ	وَالْقَمَرَ	حُسْبَانًا ؕ	ذٰلِکَ
اور اس نے بنایا	رات کو	آرام	اور سورج کو	اور چاند کو	حساب رکھنے والا	یہ

تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۶﴾	وَهُوَ	الَّذِيۡ	جَعَلَ	لَكُمُ	النُّجُوۡمَ	846 لِتَهۡتَدُوۡا
علیم، بالادست (ہستی) کا طے شدہ امر ہے	اور وہ	وہی ہے جس نے	بنائے	تمہارے لئے	ستارے	تا کہ تم لوگ راہ پاؤ

بِهَا	فِيۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ	قَدۡ فَصَّلۡنَا	الۡاٰيٰتِ	لِقَوۡمٍ	يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾
ان سے	سمندر اور زمین کے اندھیروں میں	ہم نے کھول کھول کر بیان کیا ہے	نشانیوں کو	ایک ایسے گروہ کے لیے	جو علم رکھتے ہیں

وَهُوَ	الَّذِيۡۤ	اَنۡشَاَكُمۡ	مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ	فَمُسۡتَقَرٌّ
اور وہ	وہی ہے جس نے	اٹھایا تم کو	ایک اکیلی جان سے	تو (تمہارے لئے ہے) ایک ٹھہرنے کی جگہ

وَّمُسۡتَوۡدَعٌ ؕ	قَدۡ فَصَّلۡنَا	الۡاٰيٰتِ	لِقَوۡمٍ	يَّفۡقَهُوۡنَ ﴿۹۸﴾	وَهُوَ
اور ایک بطور امانت رکھے جانے کی جگہ	ہم نے کھول کھول کر بیان کیا ہے	نشانیوں کو	ایسے لوگوں کیلئے	جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں	اور وہ

الَّذِيۡۤ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً ۚ	فَاَخۡرَجۡنَا	بِهٖ	نَبَاتَ كُلِّ شَىۡءٍ
وہی ہے جس نے	اتارا	آسمان سے	کچھ پانی	پھر ہم نے نکالا	اس سے	ہر چیز کا اگنا

فَاَخۡرَجۡنَا	مِنۡهُ	خَضِرًا	نُّخۡرِجُ	مِنۡهُ	حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ
اور ہم نے نکالا	اس میں سے	کچھ سبزی	(پھر) ہم نکالتے ہیں	اس میں سے	ایک پر ایک چڑھنے والے دانوں کو

وَمِنَ النَّخۡلِ	مِنۡ طَلۡعِهَا	قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ	وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ	وَّالزَّيۡتُوۡنَ	وَالرُّمَّانَ
اور کھجور سے،	اس کی کونپل میں	کچھ نزدیک ہونے والے گچھے ہیں	اور (ہم نکالتے ہیں) انگور کے باغات کو	اور زیتون کو	اور انار کو

مُشۡتَبِهًا	وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ	اُنۡظُرُوۡۤا	اِلٰى ثَمَرِهٖۤ	اِذَاۤ	اَثۡمَرَ
ملتے جلتے ہوئے	اور باہم مانند نہ ہوتے ہوئے	تم لوگ دیکھو	اس کے پھل کی طرف	جب	وہ پھل دے

وَيَنۡعِهٖ ؕ	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكُمۡ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۹﴾	وَجَعَلُوۡا
اور اس کے پکنے کی طرف	یقیناً	اس میں	کچھ نشانیاں ہیں	ایسے لوگوں کیلئے	جو ایمان رکھتے ہیں	اور انہوں نے بنایا

لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	الۡجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمۡ	وَخَرَقُوۡا	لَهٗ
اللہ کیلئے	ساجھی	جنوں کو	حالانکہ	اس نے پیدا کیا ان کو	اور انہوں نے گھڑے	اس کیلئے

بَنِيۡنَ	وَبَنٰتٍ	بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ	سُبۡحٰنَهٗ	وَتَعٰلٰى	عَمَّا	يَصِفُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ ع
کچھ بیٹے	اور کچھ بیٹیاں	کسی علم کے بغیر	اس کی پاکیزگی ہے	اور وہ بلند ہے	اس سے جو	یہ لوگ بتاتے ہیں

نوٹ:1 آیت نمبر 99 میں اِلٰی ثَمَرِہٖ میں ضمیر کا مرجع وہ ساری ہی چیزیں ہیں جن کا ذکر گزرا ہے لیکن جمع کے بجائے ضمیر واحد اس

وجہ سے ہے کہ قرآن چاہتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک چیز کو الگ الگ لے کر ان کے پیدا ہونے سے ان کے پکنے تک کے تمام مراحل پر غور کیا جائے۔ غور و فکر کا عمل فطری طور پر تقاضا کرتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی چیز پر نگاہ جمائی جائے تاکہ قوتِ فکر منتشر نہ ہو۔ گویا یہاں قرآن نے صرف غور و فکر کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ اس کا صحیح طریقہ بھی بتا دیا (تدبر قرآن)۔ 846

آیت نمبر (101 تا 107)

ل ط ف

(ن) **لُطْفًا** لطیف ہونا۔ یہ ثقیل اور کثیف کی ضد ہے۔ یعنی ہر قسم کے ثقل اور کثافت سے مبرا ہونا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ متعدد معانی میں آتا ہے۔ (۱) نرم اور مہربان ہونا۔ (۲) ایسی تدبیر کرنا کہ کسی کو اس کا احساس نہ ہو (۳) باریک بین ہونا۔

لَطِیْفٌ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے، اسم الفاعل کے معنی میں۔ ہمیشہ اور ہر حال میں (۱) نرمی اور مہربانی کرنے والا۔ (۲) غیر محسوس تدبیر کرنے والا۔ (۳) باریک بین۔ ﴿ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ ﴾ (42/الشوریٰ:19) ''اللہ نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں سے۔'' ﴿ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ ﴾ (12/یوسف:100) ''بے شک میرا رب غیر محسوس تدبیر کرنے والا ہے اس کے لیے، جس کے لیے وہ چاہتا ہے۔'' اور زیر مطالعہ آیت۔103۔

(تفعل) **تَلَطُّفًا** بتکلف نرمی اختیار کرنا۔ ﴿ فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ ﴾ (18/الکھف:19) ''پھر چاہیے کہ وہ لائے تمہارے لیے کچھ کھانا اس میں سے اور چاہیے کہ وہ نرمی اختیار کرے۔''

ترکیب

(آیت:101) یَكُوْنُ کَانَ تامہ ہے اور وَلَدٌ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے۔ (آیت:102) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ مرکب اشاری اور مبتدا ہے۔ رَبُّكُمْ اس کی خبر ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ذٰلِكُمْ کو مبتدا اور اَللّٰهُ کو خبر مانیں، تو رَبُّكُمْ بدل ہوگا اَللّٰهُ کا۔ ترجمے میں ہم پہلی صورت کو ترجیح دیں گے۔ (آیت:104) لِنَفْسِهٖ قائم مقام خبر ہے۔ اس کا مبتدا فَبَصِیْرَتُهٗ محذوف ہے۔ اسی طرح عَلَیْهَا کا مبتدا فَعَمِیَتُهٗ محذوف ہے۔ (آیت:105) لِیَقُوْلُوْا پر لام عاقبت ہے جبکہ لِنُبَیِّنَهٗ پر لام کَیْ ہے۔

ترجمہ

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	اَنّٰی	یَكُوْنُ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ
(وہ) زمین اور آسمانوں کا ایجاد کرنے والا ہے	کہاں سے	ہوگی	اس کے لئے	کوئی اولاد	اس حال میں کہ

لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ	صَاحِبَةٌ ؕ	وَخَلَقَ	كُلَّ شَیْءٍ ۚ	وَهُوَ	بِكُلِّ شَیْءٍ
تھی ہی نہیں	اس کیلئے	کوئی ساتھی (یعنی بیوی)	اور اس نے پیدا کیا	ہر چیز کو	اور وہ	ہر چیز کو

عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾	ذٰلِكُمُ اللّٰهُ	رَبُّكُمْ ۚ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ ۚ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
جاننے والا ہے	یہ اللہ	تم لوگوں کا رب ہے	کوئی الٰہ نہیں ہے	سوائے اس کے کہ	وہ (ہی)	جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے

فَاعْبُدُوْهُ ۚ	وَهُوَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾	لَا تُدْرِكُهُ	الْاَبْصَارُ	وَهُوَ	یُدْرِكُ	الْاَبْصَارَ ۚ	وَهُوَ
پس تم لوگ بندگی کرو اس کی	اور وہ	ہر چیز کا	کارساز ہے	نہیں پاتیں اس کو	آنکھیں	اور وہ	پالیتا ہے	آنکھوں کو	اور وہ

اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾	قَدْ جَآءَكُمْ	بَصَآئِرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ 846	فَمَنْ
باریک بین ہے	باخبر ہے	آچکی ہیں تمہارے پاس	سمجھ میں آنے والی دلیلیں	تمہارے رب (کی طرف) سے	پس جو

اَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهٖ ۚ	وَمَنْ	عَمِيَ	فَعَلَيْهَا ۭ	وَمَآ اَنَا
بینا ہوا	تو (اس کی بصیرت) اس کے اپنے لئے ہے	اور جو	اندھا ہوا	تو (اس کا اندھاپن) اس پر ہے	اور میں نہیں ہوں

عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾	وَكَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	وَلِيَقُوْلُوْا
تم لوگوں پر	کوئی نگرانی کرنے والا	اور اسی طرح	ہم پھیر بدل کر بیان کرتے ہیں	نشانیوں کو	اور نتیجتاً وہ کہتے ہیں

دَرَسْتَ	وَلِنُبَيِّنَهٗ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِتَّبِعْ	مَآ	اُوْحِيَ
تو نے سبق پڑھا	اور تاکہ ہم واضح کریں اس کو	ایسے لوگوں کیلئے	جو علم رکھتے ہیں	آپ پیروی کریں	اس کے جو	وحی کی گئی

اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ ۚ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ ۚ	وَاَعْرِضْ
آپ کی طرف	آپ کے رب (کی جانب) سے	کوئی الٰہ نہیں ہے	سوائے اس کے کہ	وہ (وہی)	اور آپ بے رخی برتیں

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾	وَلَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكُوْا ۭ	وَمَا جَعَلْنٰكَ	عَلَيْهِمْ
شرک کرنے والوں سے	اور اگر	چاہتا	اللہ	تو یہ لوگ شرک نہ کرتے	اور ہم نے نہیں بنایا آپ کو	ان پر

حَفِيْظًا ۚ	وَمَآ اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾
کوئی نگرانی کرنے والا	اور آپ نہیں ہیں	ان کے	کوئی کارساز

نوٹ:1

انسان کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں یہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ نے جب اللہ تعالیٰ سے زیارت کی درخواست کی تو جواب ملا کہ آپ ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے (7/الاعراف:134) البتہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ بات متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے اور قرآن مجید میں بھی ہے کہ ''قیامت کے روز بہت سے چہرے تروتازہ، ہشاش بشاش ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (75/القیمہ :22 تا 23) البتہ کفار و منکرین اس روز بھی سزا کے طور پر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے محروم رہیں گے (83/المطففین:15) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کی ساری نعمتوں سے بڑھ کر یہ نعمت ہوگی کہ وہاں جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (ترمذی۔ مسند احمد)

آیت زیر مطالعہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کا مطلب یہ ہے کہ انسانی نگاہ اس ذات کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ کیونکہ اس کی زیارت غیر محدود اور انسانی نگاہ محدود ہے۔ دنیا میں انسانی نگاہ میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ رویت کو بھی برداشت کرسکے۔ البتہ قیامت میں یہ قوت پیدا ہوجائے گی تو زیارت ہوسکے گی۔ لیکن ذات حق کا احاطہ اس وقت بھی نہ ہوسکے گا۔ (معارف القرآن)

846

آیت نمبر (108 تا 113)

ف ء د

(ف) فَأَدًا — (1) دل پر مارنا۔ دل پر لگانا (2) دل پر لگنا۔ بزدل ہونا۔

فُؤَادٌ — (ج) اَفْـئِدَةٌ اسم ذات ہے۔ دل ﴿وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ط﴾ (28/القصص:10) ’’اور ہو گیا موسیٰ ؑ کی والدہ کا دل بے قرار۔‘‘

ز خ ر ف

(رباعی) زَخْرَفَةً — سجانا۔ ملمع چڑھانا۔

زُخْرُفٌ — اسم ذات ہے۔ (1) سجاوٹ۔ ملمع (2) سونا (کیونکہ سجاوٹ کے لئے سونا زیادہ استعمال ہوتا ہے) ﴿اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ﴾ (17/بنی اسرائیل:93) ’’یا ہوتا تیرے لئے کوئی گھر سونے کا۔‘‘

ص غ و

(س) صَغًى — مائل ہونا۔ کسی کی طرف جھکنا۔ زیر مطالعہ آیت۔113۔

ق ر ف

(ض) قَرْفًا — درخت کی چھال اتارنا۔ کسی چیز کو چھیلنا۔

(افتعال) اِقْتِرَافًا — کمانا۔ ارتکاب کرنا۔ زیر مطالعہ آیت۔113۔

مُقْتَرِفٌ — اسم الفاعل ہے۔ ارتکاب کرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت۔113۔

ترکیب

(آیت/108) تَسُبُّوا کا اور يَدْعُوْنَ کا، دونوں کا مفعول اَلَّذِيْنَ ہے۔ فَيَسُبُّوا کا فاسببیہ ہے۔ عَدْوًا حال ہے۔ (آیت/109) جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ میں جَهْدَ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ مَايُشْعِرُ کا مَا استفہامیہ ہے۔ اَنَّهَا کی ضمیر اٰيَةٌ کے لئے ہے۔ (آیت:110) اَوَّلَ مَرَّةٍ میں اَوَّلَ کو نصب ظرف ہونے کی وجہ سے ہے۔ (آیت:112) عَدُوًّا واحد اور جمع، دونوں کیلئے آتا ہے۔ اس لئے اس کا بدل شَيٰطِيْنَ کے بجائے شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ بھی درست ہے۔ وَلَوْشَاءَ رَبُّكَ سے يَفْتَرُوْنَ تک درمیان میں جملہ معترضہ ہے اور وَلِتَصْغٰى کا تعلق يُوْحِيْ والے جملے سے ہے۔ اِلَيْهِ کی ضمیر زُخْرُفَ الْقَوْلِ کے لئے ہے۔

ترجمہ

وَلَا تَسُبُّوا	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	فَيَسُبُّوا	اللّٰهَ	عَدْوًا
اور تم لوگ گالی مت دو	ان کو جن کو	یہ لوگ پکارتے ہیں	اللہ کے علاوہ	نتیجتاً برا کہیں گے	اللہ کو	زیادتی کرتے ہوئے

بِغَيْرِ عِلْمٍ ط	كَذٰلِكَ	زَيَّنَّا	لِكُلِّ اُمَّةٍ	عَمَلَهُمْ ص	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ
کسی علم کے بغیر	اس طرح	ہم نے خوشنما کیا	ہر ایک گروہ کیلئے	ان کے عمل کو	پھر	اپنے رب کی طرف

مَّرْجِعُهُمْ	فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٠٨	وَاَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ 846
ان کالوٹنا ہے	پھر وہ جتادے گا انہیں	اس کو جو	وہ لوگ کرتے تھے	اور انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	لَّيُؤْمِنُنَّ
اپنی قسموں کا زور لگاتے ہوئے (یعنی پختہ کرتے ہوئے)	کہ یقیناً اگر	آئے ان کے پاس	کوئی نشانی (یعنی معجزہ)	تو وہ لوگ لازماً ایمان لائیں گے

بِهَا ؕ	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰيٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ
اس سے	آپ کہئے	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	نشانیاں	اللہ کے پاس ہیں	اور تم کو کیا چیز شعور دیتی ہے (یعنی تم کو کیا خبر)

اَنَّهَآ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٩	وَنُقَلِّبُ	اَفْـِٕدَتَهُمْ	وَاَبْصَارَهُمْ
کہ وہ	جب	آئے	تو یہ لوگ ایمان نہ لائیں	اور ہم پلٹ دیتے ہیں	ان کے دلوں کو	اور ان کی نگاہوں کو

كَمَا	لَمْ يُؤْمِنُوْا	بِهٖٓ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّنَذَرُهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ۝١١٠ ع	وَلَوْ
جیسے کہ	یہ لوگ ایمان نہیں لائے	اس سے	پہلی مرتبہ	اور ہم چھوڑ دیتے ہیں ان کو	ان کی سرکشی میں	بھٹکتے ہوئے	اور اگر

اَنَّنَا	نَزَّلْنَآ	اِلَيْهِمُ	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَكَلَّمَهُمُ	الْمَوْتٰى	وَحَشَرْنَا
یہ کہ ہم	اتاریں	ان کی طرف	فرشتوں کو	اور بات کریں ان سے	مردے	اور ہم اکٹھا کردیں

عَلَيْهِمْ	كُلَّ شَيْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوْا	لِيُؤْمِنُوْٓا	اِلَّآ اَنْ	يَّشَآءَ
ان پر	ہر چیز کو	سامنے ہوتے ہوئے	تو (بھی) وہ لوگ نہیں ہیں	کہ ایمان لائیں	سوائے اس کے کہ	چاہے

اللّٰهُ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَجْهَلُوْنَ ۝١١١	وَكَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ
اللہ	اور لیکن	ان کے اکثر	غلط عقائد رکھتے ہیں	اور اس طرح	ہم نے بنائے	ہر ایک نبی کیلئے

عَدُوًّا	شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ	يُوْحِيْ	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ
کچھ دشمن	جو جنوں اور انسانوں کے شیاطین ہیں	پیغام رسانی کرتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	چکنی چپڑی بات

غُرُوْرًا ؕ	وَلَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَمَا
دھوکے ہوتے ہوئے	اور اگر	چاہتا	آپ کا رب	تو وہ یہ نہ کرتے	پس آپ چھوڑیں ان کو	اور اس کو جو

يَفْتَرُوْنَ ۝١١٢	وَلِتَصْغٰٓى	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَلِيَرْضَوْهُ
یہ گھڑتے ہیں	اور تاکہ مائل ہوں	اس کی طرف	ان کے دل جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	اور تاکہ وہ پسند کریں اس کو

وَلِيَقْتَرِفُوْا	مَا	هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ 846
اور تا کہ وہ ارتکاب کریں	اس کا جس کا	وہ	ارتکاب کرنے والے ہیں

نوٹ:1 قَلْبٌ اور فُؤَادٌ دونوں کے معنی دل ہی ہے۔ لیکن فُؤَادٌ کا لفظ اس عضو کے لئے استعمال نہیں ہوتا جو سینے کے اندر دھڑکتا ہے، بلکہ اس مقام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو انسان کے شعور اور ادراک، جذبات و خواہشات، عقائد و افکار اور نیتوں اور ارادوں کا مقام ہے (تفہیم القرآن۔ ج6۔ص459) یہ بات نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ قَلْبٌ اور اس کی جمع قُلُوْبٌ کے الفاظ گوشت کے اس لوتھڑے کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں جو ہمارے جسم میں خون پمپ کرتا ہے۔ لیکن اس معنی میں قرآن مجید ان الفاظ کو استعمال نہیں کرتا۔ قَلْبٌ اور قُلُوْبٌ کو بھی قرآن مجید عام طور پر اس مقام کے لئے ہی استعمال کرتا ہے جو انسانوں کی خواہشات اور امنگوں کی آماجگاہ ہے۔ اس بات کو ذہن میں واضح کر کے جب ہم قرآن مجید کے ایسے مقامات کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر ایسی آیات کا مفہوم بہتر طور پر ذہن میں اجاگر ہوتا ہے۔

پروفیسر حافظ احمد یار صاحب مرحوم کا کہنا ہے کہ کسی خارجی دباؤ سے انسان کے عقائد میں تبدیلی نہیں آتی۔ عقائد میں تبدیلی اسی وقت آتی ہے جب انسان کے اندر کوئی تبدیلی آئے (ترجمہ قرآن کیسٹ سیریز)۔ حافظ صاحب مرحوم کی بات کو عام فہم انداز میں یوں سمجھ لیں کہ جب تک انسان کی امنگوں، نیتوں اور ارادوں میں تبدیلی نہ آئے کوئی بڑے سے بڑا معجزہ بھی اس کے نظریات و عقائد کو تبدیل نہیں کرسکتا۔ آیات زیر مطالعہ میں اسی حقیقت سے انسان کو آگاہ کیا گیا ہے۔ آیت نمبر 113 میں اس حقیقت کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے امنگوں اور ارادوں میں تبدیلی کے ضمن میں ایمان بالآخرہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔

آیت نمبر (114 تا 117)

خ ر ص

(ن) خَرْصًا: کسی پیمانے یا وزن کے بغیر پھلوں کا اندازہ کرنا۔ تخمینہ لگانا۔ اٹکل لگانا۔ زیر مطالعہ آیت۔116۔

خَرَّاصٌ: فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بار بار ہر وقت اٹکل لگانے والا یعنی جھوٹا۔ ﴿قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾﴾ "مارے گئے جھوٹ اڑانے والے۔" (51/الذاریات:10)

ترکیب (آیت:114) اَبْتَغِيْ کا مفعول غَيْرَ اللّٰهِ ہے جبکہ حَكَمًا تمیز ہے۔ مُفَصَّلًا اسم المفعول ہے اور حال ہے۔ (آیت:115) صِدْقًا اور عَدْلًا کو تمیز بھی مانا جاسکتا ہے اور حال بھی۔ (آیت۔116) تُطِعْ کا مفعول اَكْثَرَ مَنْ ہے اور جواب شرط ہونے کی وجہ سے يُضِلُّوْا مجزوم ہوا ہے۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اور اِنْ هُمْ، دونوں میں اِنْ نافیہ ہے کیونکہ آگے اِلَّا آیا ہے۔ اَعْلَمُ تفضیل کل ہے اور اس کا مفعول مَنْ ہے۔ (دیکھیں آیت نمبر 2/البقرۃ:54، نوٹ۔1)

ترجمہ

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِيْ	حَكَمًا	وَّ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْزَلَ
تو کیا اللہ کے علاوہ (کسی) کو	میں چاہوں	بطور منصف کے	حالانکہ	وہ	وہ ہے جس نے	اتارا

اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ	مُفَصَّلًا	وَالَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	846 يَعْلَمُوْنَ
تم لوگوں کی طرف	کتاب	تفصیل سے بیان کی ہوئی	اور وہ لوگ	ہم نے دی جن کو	کتاب	وہ لوگ جانتے ہیں

اَنَّهٗ	مُنَزَّلٌ	مِّنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾
کہ یہ	اتاری ہوئی ہے	آپؐ کے رب (کی طرف) سے	حق کے ساتھ	تو آپؐ ہرگز نہ ہوں	شک کرنے والوں میں سے

وَتَمَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا	وَّعَدْلًا	لَا مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ
اور پورا ہوا	آپؐ کے رب کا فرمان	بطور سچائی کے	اور بطور عدل کے	کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں ہے	اس کے فرمانوں کا

وَهُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾	وَاِنْ	تُطِعْ	اَكْثَرَ مَنْ	فِي الْاَرْضِ
اور وہی	سننے والا ہے	جاننے والا ہے	اور اگر	آپؐ اطاعت کریں گے	ان کی اکثریت کی جو	زمین میں ہیں

يُضِلُّوْكَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَاِنْ هُمْ	اِلَّا
تو وہ بھٹکا دیں گے آپؐ کو	اللہ کے راستے سے	وہ لوگ پیروی نہیں کرتے	مگر	گمان کی	اور وہ نہیں ہیں	مگر یہ کہ

يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	يَّضِلُّ
قیاس کرتے ہیں	بیشک	آپؐ کا رب	وہی ہے	سب سے زیادہ جاننے والا ہے	اس کو جو	بھٹکتا ہے

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَهُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾
اس کے راستے سے	اور وہی	سب سے زیادہ جاننے والا ہے	ہدایت پانے والوں کو

نوٹ: 1 آیت نمبر 116 کے حوالے سے کچھ لوگ یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام میں جمہوریت نہیں ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ البتہ اس سے یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ اکثریت کی رائے کو حق و باطل کا معیار قرار دینا درست نہیں ہے۔ اس کا معیار کچھ اور ہوگا۔ (حافظ احمد یار صاحب مرحوم۔ ترجمہ قرآن کیسٹ سیریز)۔ آیت نمبر 116 کے ساتھ آیت نمبر 115 کو بھی ملا کر غور کیا جائے تو بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکام قرآن و حدیث سے ثابت ہیں ان میں کسی تبدیلی کا اختیار عوام کی اکثریت کو اور کسی قانون ساز اسمبلی کو حاصل نہیں ہے۔ اس طرح ان آیات سے جمہوریت کی نفی تو نہیں ہوتی، البتہ قانون ساز اسمبلی کے اختیار مطلق پر تحدید عائد کرنے کے لئے یہ ایات نص صریح ہیں کہ قرآن و حدیث کے خلاف کوئی قانون سازی نہیں کی جاسکتی۔

آیت نمبر (118 تا 121)

فَكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰيٰتِهٖ
پس تم لوگ کھاؤ	اس میں سے	اللہ کا نام یاد کیا گیا	جس پر	اگر	تم لوگ ہو	اس کی آیتوں پر

مُؤْمِنِيْنَ	وَمَا لَكُمْ	اَلَّا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	846 وَ
ایمان لانے والے	اور تمہیں کیا ہے	کہ تم لوگ نہیں کھاتے	اس میں سے	اللہ کا نام یاد کیا گیا	جس پر	حالانکہ

قَدْ فَصَّلَ	لَكُمْ	مَّا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمْ	اِلَّا	مَا
اس نے تفصیل سے بیان کیا ہے	تمہارے لئے	اس کو جو	اس نے حرام کیا	تم پر	مگر	وہ چیز

اضْطُرِرْتُمْ	اِلَيْهِ ؕ	وَاِنَّ	كَثِيْرًا	لَّيُضِلُّوْنَ	بِاَهْوَآئِهِمْ	بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
تم لوگ مجبور کئے گئے	جس کی طرف	اور بیشک	اکثر (لوگ)	یقیناً بھٹکاتے ہیں	اپنی خواہشات سے	کسی علم کے بغیر

اِنَّ رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ الْاِثْمِ
بیشک آپ کا رب،	وہ ہی	سب سے زیادہ جاننے والا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو	اور	تم لوگ چھوڑ دو	گناہ کے ظاہر کو

وَبَاطِنَهٗ ؕ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ	سَيُجْزَوْنَ	بِمَا
اور اس کے باطن کو	بیشک	جو لوگ	کماتے ہیں	گناہ کو	ان کو بدلہ دیا جائے گا	بسبب اس کے جس کا

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَلَا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	وَاِنَّهٗ
وہ لوگ ارتکاب کرتے تھے	اور تم لوگ مت کھاؤ	اس میں سے	یاد نہیں کیا گیا	اللہ کا نام	جس پر	اور بیشک یہ

لَفِسْقٌ ؕ	وَاِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ	اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ	لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ
یقیناً نافرمانی ہے	اور بیشک	شیطان لوگ	یقیناً پیغام رسانی کرتے ہیں	اپنے کارسازوں کی طرف	تاکہ وہ تم لوگوں سے مناظرہ کریں

وَاِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ	لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع
اور اگر	تم لوگ اطاعت کرو گے ان کی	تو بیشک تم لوگ	یقیناً شرک کرنے والے ہو

نوٹ: 1 کچھ قدیم علماء نے ظاہری گناہ اور باطنی گناہ سے کچھ مخصوص گناہ مراد لئے ہیں۔ موجودہ دور علماء میں سے مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے باطنی گناہ سے شرکیہ عقائد اور ظاہری گناہ سے شرکیہ عقائد کے مظاہر مراد لئے ہیں۔ جبکہ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے ''لیکن صحیح یہی ہے کہ آیت اس بارے میں بالکل عام ہے۔ کسی بات کی تخصیص نہیں ہے۔ یعنی اس آیت میں ہر قسم کے کھلے اور چھپے گناہ کو چھوڑنے کی تاکید ہے۔

آیت نمبر (122 تا 127)

ص غ ر

(س) صَغَرًا چھوٹا ہونا

صَغِيْرٌ فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ چھوٹا۔ ﴿ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ ﴾ (54/ القمر: 53)
''اور چھوٹا بڑا سب کچھ لکھا ہوا۔''

اَصْغَرُ — افعل تفضیل ہے۔ زیادہ چھوٹا۔ ﴿لَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾ 846
(10/یونس:61) ''نہ اس سے زیادہ کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ ہی کوئی بڑی چیز ہے مگر یہ کہ وہ واضح کتاب میں ہیں۔''

(ک) صَغَارًا — حقیر ہونا۔ ذلیل ہونا۔

صَغَارٌ — اسم ذات بھی ہے۔ زیر مطالعہ آیت۔124۔

صَاغِرٌ — اسم الفاعل ہے۔ چھوٹا ہونے والا۔ حقیر ہونے والا۔ ذلیل ہونے والا۔ ﴿اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴾ (7/الاعراف:13) ''بیشک تو حقیر و ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔''

ش ر ح

(ف) شَرْحًا — (1) گوشت کے لمبے لمبے ٹکڑے کاٹ کر اسے پھیلانا۔ پھر مطلقاً وسعت دینا، کشادہ کرنا کے لئے آتا ہے۔ ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴾ (94/انشراح:1) ''کیا ہم نے کشادہ نہیں کیا آپؐ کے لئے آپؐ کے سینے کو۔'' (2) کسی کام یا مسئلہ کے گہرے مطالب کو کھولنا۔ پھر مطلقاً کھولنا کے لئے آتا ہے۔ زیر مطالعہ آیت۔125۔

اِشْرَحْ — فعل امر ہے۔ تو کشادہ کر۔ تو کھول۔ ﴿قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴾ (20/طٰہٰ:25) ''اے میرے رب تو کھول دے میرے لئے میرے سینے کو۔''

ض ی ق

(ض) ضَيْقًا — تنگ ہونا۔ گھٹنا۔ ﴿وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ﴾ (9/التوبۃ:25) ''اور تنگ ہوگئی تم لوگوں پر زمین۔''

ضَيْقٌ — اسم ذات ہے۔ تنگی۔ گھٹن۔ ﴿وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴾ (16/النحل:127) ''اور آپؐ مت پڑیں گھٹن میں اس سے جو یہ لوگ مکر کرتے ہیں۔''

ضَآئِقٌ — اسم الفاعل ہے۔ تنگ ہونے والا۔ گھٹنے والا۔ ﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ﴾ (11/ھود:12) ''تو شائد کہ آپؐ چھوڑنے والے ہوں اس کے بعض کو جو وحی کیا جاتا ہے آپؐ کی طرف اور گھٹنے والا ہو اس سے آپؐ کا سینہ۔''

ضَيِّقٌ — فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ تنگ۔ زیر مطالعہ آیت۔125۔

(تفعیل) تَضْيِيْقًا — تنگ کرنا۔ گھوٹنا۔ ﴿وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ﴾ (65/الطلاق:6) ''اور تم لوگ تکلیف مت دو ان کو تاکہ تنگ کرو ان کو۔''

ترکیب

(آیت:122) نُوْرًا نکرہ مخصوصہ ہے۔ اور يَمْشِيْ بِهٖ اس کی خصوصیت ہے۔ مَثَلُهٗ مبتداء ہے۔ اور اس کی خبر محذوف ہے۔ لَيْسَ کا اسم هُوَ بھی محذوف ہے۔ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ماضی استمراری ہے۔ لیکن یہ آفاقی صداقت کا بیان ہے اس لئے اردو محاورہ میں اس کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت:123) اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا مرکب اضافی ہے اور جَعَلَ کا مفعول اول ہے جبکہ اس کا مفعول ثانی محذوف ہے۔ (آیت:124) سَيُصِيْبُ کا مفعول اَلَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ہے جبکہ صَغَارٌ اور عَذَابٌ شَدِيْدٌ اس کے فاعل ہیں۔ فَمَنْ کا مَنْ شرطیہ ہے اس لئے يُرِدْ اور يَشْرَحْ مجزوم ہیں۔ يَجْعَلْ کا مفعول ثانی ضَيِّقًا ہے جبکہ حَرَجًا حال ہے۔ يَصَّعَّدُ دراصل مادہ ''ص ع د'' سے باب تفعل کا مضارع يَتَصَعَّدُ ہے جو قاعدہ کے مطابق تبدیل ہو کر يَصَّعَّدُ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح يَذَّكَّرُوْنَ بھی دراصل يَتَذَكَّرُوْنَ ہے اور اس سے پہلے مُسْتَقِيْمًا حال ہے۔

846

ترجمہ

اَوَمَنْ	كَانَ	مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَجَعَلْنَا	لَهٗ	نُوْرًا
اور کیا وہ، جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندگی دی اس کو	اور ہم نے بنایا	اس کے لئے	ایک نور

يَّمْشِيْ	بِهٖ	فِي النَّاسِ	كَمَنْ	مَّثَلُهٗ	فِي الظُّلُمٰتِ	لَيْسَ بِخَارِجٍ
وہ چلتا پھرتا ہے	اس سے	لوگوں میں	اس کی مانند ہے	جس کے جیسا	اندھیروں میں ہے	(وہ) نکلنے والا نہیں ہے

مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۲۲	وَكَذٰلِكَ
ان سے	اس طرح	سجایا گیا	کافروں کیلئے	اس کو جو	یہ لوگ کرتے ہیں	اور اس طرح

جَعَلْنَا	فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ	اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا	فِيْهَا	وَمَا يَمْكُرُوْنَ	اِلَّا
ہم نے بنایا	ہر ایک بستی میں	اس کے مجرموں کے سردار	تاکہ وہ ساز باز کریں	اس میں	اور وہ ساز باز نہیں کرتے	مگر

بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۲۳	وَاِذَا	جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	قَالُوْا
اپنی جانوں پر	اس حالت میں کہ	وہ شعور نہیں رکھتے	اور جب بھی	آتی ہے ان کے پاس	کوئی نشانی	تو وہ لوگ کہتے ہیں

لَنْ نُّؤْمِنَ	حَتّٰى	نُؤْتٰى	مِثْلَ مَآ	اُوْتِيَ	رُسُلُ اللّٰهِ	اَللّٰهُ
ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے	یہاں تک کہ	ہم کو دیا جائے	اس کے جیسا جو	دیا گیا	اللہ کے رسولوں کو	اللہ

اَعْلَمُ	حَيْثُ	يَجْعَلُ	رِسَالَتَهٗ	سَيُصِيْبُ	الَّذِيْنَ
سب سے زیادہ جاننے والا ہے	(کہ) کہاں	وہ بنائے (یعنی رکھے)	اپنی رسالت کو	پہنچے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے

اَجْرَمُوْا	صَغَارٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ	بِمَا	كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝۱۲۴	فَمَنْ
جرم کیا	ایک ذلت	اللہ کے پاس سے	اور ایک شدید عذاب	بسبب اس کے جو	یہ لوگ ساز باز کرتے ہیں	پس جس کے لئے

يُّرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يَّهْدِيَهٗ	يَشْرَحْ	صَدْرَهٗ	لِلْاِسْلَامِ
ارادہ کرتا ہے	اللہ	کہ	وہ ہدایت دے اس کو	تو وہ کشادہ کر دیتا ہے	اس کے سینے کو	اسلام کے لئے

وَمَنْ	يُّرِدْ	اَنْ	يُّضِلَّهٗ	يَجْعَلْ	صَدْرَهٗ	ضَيِّقًا
اور جس کے لئے	وہ ارادہ کرتا ہے	کہ	وہ بھٹکا دے اس کو	تو وہ بنا دیتا ہے	اس کے سینے کو	تنگ،

حَرَجًا	كَاَنَّمَا	يَصَّعَّدُ	فِي السَّمَآءِ	كَذٰلِكَ	يَجْعَلُ	اللّٰهُ
تنگ ہوتے ہوئے	گویا کہ	وہ ہانپتے کانپتے چڑھتا ہے	آسمان میں	اس طرح	رکھ دیتا ہے	اللہ

الرِّجْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۵	وَهٰذَا	صِرَاطُ رَبِّكَ	مُسْتَقِيْمًا
نجاست کو	ان لوگوں پر جو	ایمان نہیں لاتے	اور یہ	آپؐ کے رب کا راستہ ہے	سیدھا

قَدْ فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾	لَهُمْ	دَارُ السَّلٰمِ
ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے	نشانیوں کو	ایسے لوگوں کے لئے جو	نصیحت حاصل کرتے ہیں	ان کے لئے	سلامتی کا گھر ہے

846

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَهُوَ	وَلِيُّهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
ان کے رب کے پاس	اور وہ	ان کا کارساز ہے	بسبب اس کے جو	یہ لوگ کرتے ہیں

نوٹ :1

یہاں موت سے مراد کفر کی زندگی ہے اور حیات سے مراد ایمان کی زندگی ہے ۔نور سے مراد وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان امتیاز اور حلال وحرام کی تفصیل کے لئے اتاری ہے ۔ظلمات سے مراد ظنون واوہام اور خواہشات وبدعات ہیں ۔(تدبر قرآن)۔

يَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ فرما کر اس طرف بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ نور ایمان صرف کسی مسجد یا خانقاہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے یہ نور دیا ہے وہ سب جگہ لوگوں کے رزم و بزم میں اس کو لئے پھرتا ہے اور ہر جگہ اس روشنی سے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے ۔نور کسی ظلمت سے دب نہیں سکتا ۔ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی اندھیرے میں مغلوب نہیں ہوتا ۔اس کی روشنی تیز ہوتی ہے تو دور تک پھیلتی ہے ،کم ہوتی ہے تو تھوڑی جگہ کو روشن کرتی ہے ،مگر اندھیری پر بہرحال غالب ہی رہتی ہے ۔وہ روشنی ہی نہیں جو اندھیری سے مغلوب ہو جائے ۔اسی طرح وہ ایمان ہی نہیں جو کفر سے مغلوب یا مرعوب ہو جائے ۔یہ نور ایمانی انسانی زندگی کے ہر شعبہ ، ہر حال اور ہر دور میں انسان کے ساتھ ہے ۔(معارف القرآن)

كَمَنْ مَّثَلُهٗ عربی محاورہ ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ تیرے جیسا آدمی تو یہ کام نہیں کر سکتا ۔اس سے ہماری اصل مراد یہ ہوتی ہے کہ تو یہ کام نہیں کر سکتا ۔اسی طرح عربی میں یہ کہنا کہ اس کی مانند جس کے جیسا اندھیروں میں ہے ۔اس سے اصل مراد یہی ہے کہ اس کی مانند جو اندھیروں میں ہے ۔(حافظ احمد یار صاحب مرحوم)۔

زُيِّنَ فعل مجہول ہے یعنی اس کا فاعل نامعلوم ہے اور یہ پتہ نہیں کہ سجانے والا کون ہے ۔لیکن انسانی ذہن تفتیش کرنے سے باز نہیں آتا اور سوچتا ہے کہ سجانے والا کون ہو سکتا ہے ۔تو یہ بات ذہن میں واضح کر لیں ۔کہ زُيِّنَ کا بھی فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اس میں ہر کام کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے کیونکہ ہر کام اسی کے بنائے ہوئے اسباب وعلل (CAUSE AND EFFECT) کے قوانین کے تحت ہوتا ہے ۔

البتہ ہر کام کا ایک فاعل مجازی بھی ہوتا ہے ۔جس کو ترک واختیار کی آزادی (FREEDOM OF CHOEFCE) اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہوئی ہے ۔وہ اپنی آزاد مرضی سے کسی کام کو ترک کرتا ہے ،کسی کو اختیار کرتا ہے اور اسی بنیاد پر وہ اپنے اعمال کا جواہدہ ہے اس لحاظ سے زُيِّنَ کے فاعل مجازی شیاطین جن وانس ہیں ۔یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ یہاں فعل مجہول لا کر اس نے سجانے کے عمل کے دونوں پہلوؤں کا احاطہ کر لیا ہے ۔

صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کیسے پہچانیں کہ کسی کو شرح صدر حاصل ہے ۔تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کا پتہ اس بات سے چلے گا کہ کون دار الآخرت کی طرف جھکا ہوا ہے اور دنیا کے تمتعات سے کس قدر دور رہتا ہے اور موت آنے سے پہلے ہی موت کے لئے خود کو کسی قدر تیار کر رکھا ہے ۔(ابن کثیر)

846

آیت نمبر(128 تا135)

ترکیب

(آیت:128)یَحْشُرُ کی ضمیر فاعلی گزشتہ آیت میں رَبِّھِمْ کے لئے ہے۔ جَمِیْعًا تاکید کے لئے ہے اور اس کے آگے فَیَقُوْلُ محذوف ہے۔ اَلْجِنِّ وَالْاِنْسِ پر لام جنس ہے۔ (آیت:130)یُنْذِرُوْنَ کا مفعول اول کُمْ ہے اور مفعولی ثانی لِقَآءَ ہے۔ (آیت:133)اَلْغَنِیُّ صفت ہے۔ رَبُّ کی اور یہ پورا مرکب اضافی مبتداء ہے، جبکہ ذُوالرَّحْمَۃِ اس کی خبر ہے۔ اٰخَرِیْنَ مضاف الیہ قَوْمٍ کی صفت ہے۔ (آیت:134) اٰتٍ اسم الفاعل ہے اور اِنَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت رفع میں ہے جب کہ اِنَّ کا اسم مَاتُوْعَدُوْنَ ہے۔ تُوْعَدُوْنَ مجہول ہے۔ ثلاثی مجرد اور باب افعال کے مجہول ہم شکل ہوجاتے ہیں۔ اس کو اگر ثلاثی کا مجہول مانیں تو معنی ہوں گے ''وعدہ دیئے جاتے ہو۔'' اگر افعال کا مجہول مانیں تو معنی ہوں گے ''دھمکائے جاتے ہو یا ڈرائے جاتے ہو۔'' دونوں طرح سے ترجمہ کو درست مانا جائے گا۔ (آیت:135)عَاقِبَۃُ کی صفت محذوف ہے اور الدَّارِ پر لام تعریف ہے۔ اِنَّہٗ ضمیر الشان ہے۔

ترجمہ

وَيَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ	جَمِيْعًا ج	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ	مِّنَ الْاِنْسِ ج
اور جس دن	وہ اکٹھا کرے گا ان لوگوں کو	سب کے سب کو	(پھر کہے گا) اے جنوں کے گروہ	تم نے بہت جمع کیا ہے	انسانوں میں سے

وَقَالَ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ	مِّنَ الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ	بَعْضُنَا	بِبَعْضٍ
اور کہیں گے	ان کے ساتھی	انسانوں میں سے	اے ہمارے رب	فائدہ اٹھایا	ہمارے بعض نے	بعض سے

وَّ بَلَغْنَآ	اَجَلَنَا الَّذِيْٓ	اَجَّلْتَ	لَنَا ط	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ
اور ہم پہنچے	اپنی اس مدت کو جو	تونے وقت مقرر کی	ہمارے لئے	وہ (یعنی اللہ) کہے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ ہے

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ ط	اِنَّ
ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے	اس میں	مگر	وہ جو	چاہے	اللہ	بیشک

رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾	وَكَذٰلِكَ	نُوَلِّيْ	بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
آپ کا رب	حکمت والا ہے	جاننے والا ہے	اور اس طرح	ہم پھیر دیں گے (یعنی ساتھ ملا دیں گے)	ظالموں کے بعض کو

بَعْضًا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ع ﴿۱۲۹﴾	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	اَ	لَمْ يَاْتِكُمْ	رُسُلٌ
بعض کے ساتھ	بسبب اس کے جو	وہ کمائی کرتے تھے	اے انسانوں اور جنوں کے گروہ	کیا	نہیں پہنچے تمہارے پاس	کچھ رسول

مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ	عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	وَيُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ط
تم میں سے	وہ بیان کرتے تھے	تم پر	میری آیتوں (یعنی ہدایات) کو	اور خبردار کرتے تھے تم کو	تمہارے اس دن کے ملاقات کرنے سے

قَالُوْا	شَهِدْنَا	عَلٰٓى اَنْفُسِنَا	وَغَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَشَهِدُوْا 846
وہ کہیں گے	ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں کے خلاف	اور (یہ کہ) ان کو دھوکہ دیا	دنیاوی زندگی نے	اور وہ گواہی دیں گے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	ذٰلِكَ	اَنْ	لَّمْ يَكُنْ
اپنی جانوں کے خلاف	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے	یہ	کہ	تھا ہی نہیں

رَبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ	اَهْلُهَا	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَلِكُلٍّ
آپ کا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے	اس حال میں کہ	اس کے لوگ	غافل ہوں	اور ہر ایک کیلئے

دَرَجٰتٌ	مِّمَّا	عَمِلُوْا ط	وَمَا رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾
درجے ہیں	اس میں سے جو	انہوں نے عمل کئے	اور آپ کا رب نہیں ہے	غافل	اس سے جو	یہ لوگ عمل کرتے ہیں

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ	ذُو الرَّحْمَةِ ط	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَيَسْتَخْلِفْ	مِنْۢ بَعْدِكُمْ
اور آپ کا بے نیاز رب	رحمت والا ہے	اگر	وہ چاہے	تو لے جائے تم لوگوں کو	اور جانشین بنائے	تمہارے بعد

مَّا	يَشَآءُ	كَمَآ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ط	اِنَّ	مَا تُوْعَدُوْنَ
جس کو	وہ چاہے	جیسے کہ	اس نے پیدا کیا تم کو	ایک دوسری قوم کی اولاد سے	بیشک	جس چیز سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ

لَاٰتٍ ۙ	وَّمَآ اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	قُلْ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
یقیناً آنے والی ہے	اور تم لوگ نہیں ہو	عاجز کرنے والے	آپؐ کہئے	اے میری قوم	تم لوگ عمل کرو	اپنی جگہ پر

اِنِّيْ	عَامِلٌ ج	فَسَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ ۙ	مَنْ	تَكُوْنُ	لَهٗ
بیشک میں (بھی)	ایک عمل کرنے والا ہوں	تو عنقریب	تم لوگ جان لوگے	(کہ) کون ہے،	ہوگا	جس کے لئے

عَاقِبَةُ الدَّارِ ط	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
گھر کا (اچھا) انجام	حقیقت یہ ہے کہ	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے

نوٹ: 1

آیت نمبر 130 سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنوں، دونوں میں رسول آئے تھے۔ لیکن اس ضمن میں علماء کی رائے مختلف ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ رسول اور نبی صرف انسان ہی ہوئے ہیں۔ جنوں میں سے کوئی بلا واسطہ رسول نہیں ہوا۔ بلکہ ایسا ہوا ہے کہ انسانی رسول کا کلام اپنی قوم کو پہنچانے کے لئے جنوں میں سے کچھ لوگ ہوتے ہیں۔ جو درحقیقت رسولوں کے قاصد اور پیغامبر ہوتے تھے۔ مجازی طور پر ان کو بھی رسول کہہ دیا جاتا ہے ایک رائے یہ ہے کہ خاتم الانبیاء ﷺ سے پہلے انسانوں میں انسانی رسول آتے تھے۔ اور جنوں میں انہیں میں سے رسول ہوتے تھے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپؐ کو سارے عالم کے انسانوں اور جنوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا اور وہ بھی کسی ایک زمانے

کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے تمام جن وانس آپؐ کی امت ہیں۔ایک اور رائے یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ انسانوں سے پہلے زمین پر جن آباد تھے اور وہ بھی انسانوں کی طرح احکام شرع کے مکلف ہیں تو از روئے عقل ضروری ہے کہ ان میں بھی رسول اور پیغمبر ہوں۔(معارف القرآن)

آیت نمبر (136 تا 140)

ذ ر ء

(ف) ذَرْءًا — اللہ تعالٰی کا اپنے ارادے کو ظاہر کرنا۔(۱) پیدا کرنا۔(زیر مطالعہ آیت۔136)(۲) بکھیرنا۔ پھیلانا۔﴿وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ﴾ (16/النحل:13)''اور وہ جو اس نے بکھیرا تمہارے لیے زمین میں مختلف ہوتے ہوئے ان کے رنگ۔''

ترکیب

(آیت۔136) جَعَلُوْا کا مفعول نَصِيْبًا ہے۔(آیت۔137) زَيَّنَ کا مفعول قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ اور اس کا فاعل شُرَكَاۤؤُهُمْ (آیت۔138) هٰذِهٖ مبتدا ہے۔اَنْعَامٌ اور حَرْثٌ اس کی خبریں ہیں جبکہ حِجْرٌ ان دونوں کی صفت ہے۔اس کے آگے اَنْعَامٌ دو مرتبہ آیا ہے اور دونوں جگہ یہ نکرہ مخصوصہ ہے۔اِفْتِرَاۤءً حال ہے اور عَلَيْهِ کی ضمیر اللہ کے لیے ہے۔(آیت۔139) مَا موصولہ مبتدا ہے۔ فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ قائم مقام خبر ہے۔اس کی خبر مَوْجُوْدٌ محذوف ہے جبکہ خَالِصَةٌ اور مُحَرَّمٌ صفت ہیں۔ان آیات میں مشرکین کی مستقل عادت کا بیان ہے اس لیے اردو محاورہ کی ضرورت کے تحت افعال ماضی کا ترجمہ حال میں ہوگا۔

ترجمہ

وَجَعَلُوْا	لِلّٰهِ	مِمَّا	ذَرَاَ	مِنَ الْحَرْثِ	وَالْاَنْعَامِ	نَصِيْبًا
اور وہ لوگ بناتے ہیں	اللہ کے لیے	اس میں سے جو	اس نے پیدا کیا	کھیتی میں سے	اور مویشیوں میں سے	ایک حصہ

فَقَالُوْا	هٰذَا	لِلّٰهِ	بِزَعْمِهِمْ	وَهٰذَا	لِشُرَكَاۤىِٕنَا ۚ	فَمَا
پھر کہتے ہیں	یہ	اللہ کے لیے ہے	ان کے گمان میں	اور یہ	ہمارے شریکوں کے لیے ہے	پس جو

كَانَ	لِشُرَكَاۤىِٕهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى اللّٰهِ ۚ	وَمَا	كَانَ	لِلّٰهِ
ہوتا ہے	ان کے شریکوں کے لیے	تو وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک	اور جو	ہوتا ہے	اللہ کے لیے

فَهُوَ يَصِلُ	اِلٰى شُرَكَاۤىِٕهِمْ ۭ	سَاۤءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَكَذٰلِكَ	زَيَّنَ
تو وہ پہنچتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	وہ جو	یہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں	اور اس طرح	سجایا

لِكَثِيْرٍ	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ	شُرَكَاۤؤُهُمْ	لِيُرْدُوْهُمْ
بہتوں کے لیے	شرک کرنے والوں میں سے	اپنی اولاد کے قتل کرنے کو	ان کے شریکوں نے	تاکہ وہ تباہ و برباد کریں ان کو

وَلِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ	دِيْنَهُمْ ۭ	وَلَوْ	شَاۤءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ
اور تاکہ وہ گڈمڈ کریں	ان پر	ان کے دین کو	اور اگر	چاہتا	اللہ	تو وہ نہ کرتے اس کو

فَذَرۡهُمۡ	وَمَا	يَفۡتَرُوۡنَ ۝١٣٧	وَقَالُوۡا	هٰذِهٖۤ	اَنۡعَامٌ وَّحَرۡثٌ حِجۡرٌ ۖ
پس آپ چھوڑ دیں ان کو	اور اس کو جو	وہ گھڑتے ہیں	اور وہ لوگ کہتے ہیں	یہ	یہ ممنوع مویشی اور کھیتی ہیں

لَّا يَطۡعَمُهَاۤ	اِلَّا	مَنۡ	نَّشَآءُ	بِزَعۡمِهِمۡ	وَاَنۡعَامٌ	حُرِّمَتۡ
نہیں کھاتا اس کو	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں	ان کے گمان میں	اور مویشی	حرام کیا گیا

ظُهُوۡرُهَا	وَاَنۡعَامٌ	لَّا يَذۡكُرُوۡنَ	اسۡمَ اللّٰهِ	عَلَيۡهَا	افۡتِرَآءً	عَلَيۡهِ ؕ
جن پر سوار ہونا	اور مویشی	وہ لوگ یاد نہیں کرتے	اللہ کا نام	جن پر	گھڑتے ہوئے	اس پر (یعنی اللہ پر)

سَيَجۡزِيۡهِمۡ	بِمَا	كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝١٣٨	وَقَالُوۡا	مَا	فِىۡ بُطُوۡنِ هٰذِهِ الۡاَنۡعَامِ
وہ بدلہ دے گا ان کو	بسبب اس کے جو	وہ لوگ گھڑتے ہیں	اور وہ لوگ کہتے ہیں	وہ جو	ان مویشیوں کے پیٹوں میں ہے

خَالِصَةٌ	لِّذُكُوۡرِنَا	وَمُحَرَّمٌ	عَلٰٓى اَزۡوَاجِنَا ۚ	وَاِنۡ	يَّكُنۡ	مَّيۡتَةً
خاص ہے	ہمارے مردوں کے لیے	اور حرام کیا ہوا ہے	ہماری بیویوں پر	اور اگر	وہ ہو	مردہ

فَهُمۡ	فِيۡهِ	شُرَكَآءُ ؕ	سَيَجۡزِيۡهِمۡ	وَصۡفَهُمۡ ؕ	اِنَّهٗ	حَكِيۡمٌ
تو وہ (سب)	اس میں	شریک ہیں	وہ بدلہ دے گا ان کو	ان کی صفت بیان کرنے کا	یقیناً وہ	حکمت والا ہے

عَلِيۡمٌ ۝١٣٩	قَدۡ خَسِرَ	الَّذِيۡنَ	قَتَلُوۡۤا	اَوۡلَادَهُمۡ	سَفَهًۢا	بِغَيۡرِ عِلۡمٍ
جاننے والا ہے	خسارے میں پڑ چکے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	قتل کیا	اپنی اولاد کو	احمق ہوتے ہوئے	کسی علم کے بغیر

وَّحَرَّمُوۡا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افۡتِرَآءً	عَلَى اللّٰهِ ؕ	قَدۡ ضَلُّوۡا
اور حرام کیا	اس کو جو	رزق دیا ان کو	اللہ نے	گھڑتے ہوئے	اللہ پر	وہ لوگ بھٹک چکے ہیں

وَمَا كَانُوۡا	مُهۡتَدِيۡنَ ۝١٤٠ ع
اور وہ نہیں ہیں	ہدایت پانے والے

نوٹ:1

مشرکین رواج کے مطابق اللہ کے نام پر کچھ نکال تو دیتے لیکن اگر اتفاق سے کسی بت کے نام کی بکری مرگئی یا چوری ہوگئی یا اس کے نام کا غلہ چوہے کھا گئے، تو اس کی تلافی لازماً خدا کے حصے میں سے کر دی جاتی اور اگر اسی قسم کی کوئی آفت خدا کے نام پر نکالے ہوئے حصے پر آ جاتی تو یہ ممکن نہیں کہ اس کی تلافی معبودوں کے حصے کے مال سے کرنے کی جرأت کریں۔ (تدبر قرآن)

ان توہمات کی اصل جڑ کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لیے یہ جان لینا بھی ضروری ہے کہ جو حصہ خدا کے نام پر نکالا جاتا ہے وہ فقیروں، مسکینوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اور جو حصہ شریکوں کے لیے نکالا جاتا ہے وہ یا تو براہ راست مذہبی طبقوں کے پیٹ میں جاتا ہے یا نذر و نیاز اور چڑھاوے کی صورت میں بالواسطہ مجاوروں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لیے مذہبی پیشواؤں نے مسلسل تلقین سے جاہلوں کے دل میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ خدا کے حصے میں کمی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، لیکن ''خدا کے پیاروں'' کے حصے میں کمی نہ ہونی چاہیے۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (141 تا 144)

ز ر ع

(ف) **زَرْعًا** کھیتی کو اُگانا۔﴿ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝63 ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝64﴾ (56/الواقعہ:63 تا 64)''تو کیا تم لوگوں نے غور کیا اس پر جو تم لوگ بوتے ہو۔ کیا تم لوگ اُگاتے ہو اس کو یا ہم اُگانے والے ہیں۔''

زَارِعٌ فَاعِلٌ کے وزن پر اسم الفاعل ہے۔ اُگانے والا۔

زَرَّاعٌ (ج) زُرَّاعٌ۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہے۔ بار بار اُگانے والا یعنی کسان۔ ﴿ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ﴾ (48/الفتح:29)''بھلی لگتی ہے کسانوں کو۔''

زَرْعٌ (ج) زُرُوْعٌ۔ اسم ذات ہے۔ اصلاً اُگی ہوئی چیز کو کہتے ہیں پھر عرف عام میں کھیتی کہہ دیتے ہیں۔ ﴿ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝148 ج﴾ (26/الشعراء:148)''اور کھیتیوں میں اور کھجوروں میں جن کی کونپل ملائم ہے۔''

ح ص د

(ن۔ض) **حَصَادًا** (ا) کھیتی کاٹنا۔ (ا) کسی چیز کو تہس نہس کرنا۔ ﴿ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ ﴾ (12/یوسف:47)''پھر جو تم لوگ کاٹو تو اس کو چھوڑ دو اس کی بال میں۔''

حَصِیْدٌ فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت ہے اسم المفعول کے معنی میں (ا) کاٹا ہوا (۲) تہس نہس کیا ہوا۔ ﴿ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِ ۝9 لا﴾ (50/قٓ:9)''پھر ہم نے اگائے اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج۔''
﴿ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ۝100 ﴾ (11/ھود:100)''یہ بستیوں کی خبروں میں سے ہے، ہم بیان کرتے ہیں ان کو آپؐ پر ان میں سے کچھ قائم ہیں اور کچھ تہس نہس کی ہوئی ہیں۔''

ض ء ن

(ف) **ضَأْنًا** دنبوں کو بکریوں سے الگ کرنا۔

ضَأْنٌ اسم جنس ہے۔ دنبہ، بھیڑ۔ زیر مطالعہ آیت۔143۔

م ع ز

(ف) **مَعْزًا** بکریوں کو بھیڑیوں سے الگ کرنا۔

مَعْزٌ اسم جنس ہے۔ بکری۔ زیر مطالعہ آیت۔143۔

ش م ل

(ن) **شَمْلًا** بائیں جانب لینا۔

(س) **شَمَلًا** کسی چیز کو کسی چیز میں لپیٹنا۔

شِمَالٌ (ج) شَمَائِلُ۔ بایاں جانب ﴿ وَ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖق ﴾ (18/الکھف:18)''اور پلٹتے ہیں ان کو دائیں جانب والی (کروٹ) اور بائیں جانب والی۔'' ﴿ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ط ﴾ (7/الاعراف:17)''اور ان کے دائیں جانب سے اور ان کے بائیں جانب سے۔''

(افتعال) **اِشْتِمَالًا** کسی چیز پر پورا لپٹنا۔ زیر مطالعہ آیت۔143۔

ع ب ل

(س) **اَبَلًا** اونٹوں کا اچھی طرح انتظام کرنا۔

اِبِلٌ اسم جنس ہے۔ اونٹ۔ زیر مطالعہ آیت۔144۔

اَبَابِیۡلُ اونٹوں کا قطار در قطار چلنا۔ اس کا استعمال عام ہے۔ کسی کا بھی قطار در قطار چلنا یا جھنڈ در جھنڈ اڑنا۔ ﴿وَّ اَرۡسَلَ عَلَیۡهِمۡ طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴾ (105/ الفیل:3) ''اور اس نے بھیجا ان پر جھنڈ در جھنڈ پرندوں کو۔''

ترکیب

(آیت۔141) اَنۡشَاَ کا مفعول ہونے کی وجہ سے جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ حال نصب میں ہے جبکہ غَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ میں غَیۡرَ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مَعۡرُوۡشٰتٍ حالت جر میں ہے اور یہ مرکب اضافی بھی اَنۡشَاَ کا مفعول ہے اس لیے غَیۡرَ پر نصب آئی ہے۔ اس کے آگے اَلنَّخۡلَ۔ اَلزَّرۡعَ۔ اَلزَّیۡتُوۡنَ اور اَلرُّمَّانَ یہ سب بھی اَنۡشَاءَ کے مفعول ہیں۔ حَقَّهٗ کی ضمیر هُوَ الَّذِیۡ یعنی اللہ کے لیے ہے (آیت۔142) مِنَ الۡاَنۡعَامِ سے پہلے اَنۡشَاءَ محذوف ہے۔ اسی طرح ثَمٰنِیَةَ اَزۡوَاجٍ میں ثَمٰنِیَةَ کی نصب بتا رہی ہے کہ اس سے پہلے بھی اَنۡشَاءَ محذوف ہے۔ اَلذَّکَرَیۡنِ حَرَّمَ کا مفعول مقدم ہے جب کہ اَلۡاُنۡثَیَیۡنِ اور اَمَّا (جو دراصل اَمۡ مَا ہے)۔ بھی حَرَّمَ کے مفعول ہیں۔ کُنۡتُمۡ کا اسم اس میں شامل اَنۡتُمۡ کی ضمیر ہے اور شُهَدَاءَ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ

وَهُوَ	الَّذِیۡۤ	اَنۡشَاَ	جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ	وَّ غَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ	وَّالنَّخۡلَ	وَالزَّرۡعَ	مُخۡتَلِفًا
اور وہ	وہ ہے جس نے	پیدا کیے	چھپر پر ڈالے ہوئے باغات کو	اور چھپر پر نہ ڈالے ہوؤں کو	اور کھجور کو	اور کھیتی کو	مختلف ہوتے ہوئے

اُکُلُهٗ	وَالزَّیۡتُوۡنَ	وَالرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ غَیۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ	کُلُوۡا	مِنۡ ثَمَرِهٖۤ
اس کا پھل	اور زیتون کو	اور انار کو	باہم مشابہ ہونے والے	اور باہم مشابہ نہ ہونے والے	تم لوگ کھاؤ	اس کے پھل میں سے

اِذَاۤ	اَثۡمَرَ	وَاٰتُوۡا	حَقَّهٗ	یَوۡمَ حَصَادِهٖ ۫ۖ	وَلَا تُسۡرِفُوۡا ؕ
جب بھی	وہ پھل دے	اور تم لوگ دو	اس کا حق	اس کی فصل کاٹنے کے دن	اور ضرورت سے زیادہ مت خرچ کرو

اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ	الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۱۴۱﴾ ۙ	وَمِنَ الۡاَنۡعَامِ	حَمُوۡلَةً
بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے والوں کو	اور (اس نے پیدا کیے) مویشیوں میں سے	کوئی بکثرت بوجھ اٹھانے والا

وَّ فَرۡشًا ؕ	کُلُوۡا	مِمَّا	رَزَقَکُمُ	اللّٰهُ	وَلَا تَتَّبِعُوۡا	خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ
اور کوئی بچھا ہوا	تم لوگ کھاؤ	اس میں سے جو	رزق دیا تم کو	اللہ نے	اور تم لوگ پیروی مت کرو	شیطان کے نقوش قدم کی

اِنَّهٗ	لَکُمۡ	عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۴۲﴾ ۙ	ثَمٰنِیَةَ اَزۡوَاجٍ ۚ	مِنَ الضَّاۡنِ	اثۡنَیۡنِ
بیشک وہ	تمہارے لئے	ایک کھلا دشمن ہے	(اس نے پیدا کئے) آٹھ جوڑے	بھیڑ میں سے	دو

وَمِنَ الۡمَعۡزِ	اثۡنَیۡنِ ؕ	قُلۡ	ءٰٓالذَّکَرَیۡنِ	حَرَّمَ	اَمِ	الۡاُنۡثَیَیۡنِ
اور بکری میں سے	دو	آپ کہیے (یعنی پوچھیے)	کیا دو مذکر کو	اس نے حرام کیا	یا	دو مونث کو

اَمَّا	اشۡتَمَلَتۡ	عَلَیۡهِ	اَرۡحَامُ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ	نَبِّـُٔوۡنِیۡ	بِعِلۡمٍ	اِنۡ
یا اس کو	لپٹیں	جس پر	دو مونث کو بچہ دانیاں	تم لوگ بتاؤ مجھ کو	کسی علم یعنی (سند) سے	اگر

846

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	وَمِنَ الْاِبِلِ	اثْنَيْنِ	وَمِنَ الْبَقَرِ	اثْنَيْنِ ؕ	قُلْ
تم لوگ	سچ کہنے والے ہو	اور اونٹ میں سے	دو	اور گائے میں سے	دو	آپ پوچھیے

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ	اَمِ	الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ
کیا دو مذکر کو	اس نے حرام کیا	یا	دو مونث کو	یا اس کو	لپٹیں	جس پر

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ	اِذْ	وَصّٰىكُمُ	اللّٰهُ
دو مونث کی بچہ دانیاں	یا	تم لوگ	موجود تھے	جب	تاکید کی تم کو	اللہ نے

بِهٰذَا ۚ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا
اس کی	پس کون	زیادہ ظالم ہے	اس سے جس نے	گھڑا	اللہ پر	ایک جھوٹ

لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ ع
تاکہ وہ گمراہ کرے	لوگوں کو	کسی علم کے بغیر	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والے گروہ کو

نوٹ: 1

اسراف کا مطلب ہے کسی بھی کام میں حد سے تجاوز کرنا۔ لیکن دین اسلام کی ایک اصطلاح بھی ہے جس کا مطلب ہے کسی جائز ضرورت پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا۔ مثلاً کپڑا پہننا جائز ضرورت ہے۔ کسی کے پاس اگر وہ چار جوڑے کپڑے ہوں تو یہ ضرورت ہو جاتی ہے۔ الیکن کسی کی الماری میں اگر اتنے جوڑے لٹکے ہوں کہ صبح کو یہ فیصلہ کرنا ممکن ہو جائے کہ آج کون سا جوڑا پہنا جائے تو یہ اسراف ہے۔

اسراف سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اس میں یہ حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص اپنی ضروریات سے زیادہ خرچ کرتا ہے، اس سے رشتہ داروں اور غریبوں کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوتی ہے۔ اس طرح کوئی شخص اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے خود خالی ہو کر بیٹھ جائے تو وہ اپنے اہل وعیال کے اور خود اپنے نفس کے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے اسراف اسی بھی شکل میں ہو، وہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

865

آیت نمبر (145تا150)

ظ ف ر

(ض) ظَفْرًا چہرے پر ناخن مارنا۔
ظُفُرٌ اسم ذات ہے۔ناخن۔زیر مطالعہ آیت۔146۔
(س) ظَفْرًا مقصد میں کامیاب ہونا۔
(افعال) اِظْفَارًا کامیاب کرنا۔غالب کرنا۔﴿مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ﴾ (48/الفتح:24)''اس کے بعد کہ اس نے غالب کیا تم کو ان پر۔''

ش ح م

(ف) شَحْمًا چربی کھلانا۔
شَحْمٌ اسم جنس بھی ہے۔واحد شَحْمَةٌ، جمع شُحُوْمٌ، چربی۔زیر مطالعہ آیت۔146۔

ح و ی

(ض) حَوَایَةً جمع کرنا۔قبضہ کرنا۔
حَوِیٌّ مؤنث حَوِیَّةٌ ج حَوَایَا۔چھوٹا حوض۔انتڑی۔زیر مطالعہ آیت۔146۔
حَوًی سبزی مائل سیاہ ہونا۔
اَحْوٰی افعل الوان وعیوب ہے۔سبزی مائل سیاہ﴿فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝﴾ (87/الاعلیٰ:5)''پھر اس نے کر دیا اس کو سیاہ کوڑا۔''

ہ ل م

ثلاثی مجرد سے فعل نہیں آتا۔
هَلُمَّ اسم فعل ہے۔(۱) حاضر کرو۔لے آؤ۔زیر مطالعہ آیت۔150 (۲) چلے آؤ۔﴿وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ﴾ (33/الاحزاب:18)''اور کہنے والے اپنے بھائیوں سے چلے آؤ ہماری طرف۔''

ترکیب

(آیت۔145) مَیْتَةً۔ دَمًا مَّسْفُوْحًا۔ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ اور فِسْقًا، یہ سب یَكُوْنُ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔فِسْقًا نکرہ مخصوصہ بھی ہے اور اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ اس کی خصوصیت ہے۔غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ حال ہیں اس لیے غَیْرَ پر نصب آئی ہے۔(آیت۔146) حَمَلَتْ کا مفعول مَا ہے۔جبکہ ظُهُوْرُ هُمَا اور اَلْحَوَایَا اس کے فاعل ہیں۔(آیت۔148) تُخْرِجُوْا فعل امر نہیں ہے۔اگر فعل امر ہوتا تو اَخْرِجُوْا آتا ہے۔یہ مضارع تُخْرِجُوْنَ تھا جو فاسبیہ کی وجہ سے حالت نصب میں آیا ہے۔اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ مبتدا مؤخر ہے اور لِلّٰهِ قائم مقام خبر مقدم ہے۔یَعْدِلُوْنَ کا مفعول غَیْرَ اللّٰهِ محذوف ہے۔

ترجمہ

قُلْ	لَآ اَجِدُ	فِیْ مَآ	اُوْحِیَ	اِلَیَّ	مُحَرَّمًا	عَلٰی طَاعِمٍ
آپ کہہ دیجئے	میں نہیں پاتا	اس میں جو	وحی کیا گیا	میری طرف	حرام کیا ہوا	کسی کھانے والے پر

يَّطْعَمُهٗٓ	اِلَّآ اَنْ	يَّكُوْنَ	مَيْتَةً	اَوْ	دَمًا مَّسْفُوْحًا	865 اَوْ
وہ کھاتا ہے جس کو	سوائے اس کے کہ	وہ ہو	کوئی مردہ	یا	بہایا ہوا خون	یا

لَحْمَ خِنْزِيْرٍ	فَاِنَّهٗ	رِجْسٌ	اَوْ	فِسْقًا	اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ ۚ	فَمَنِ	اضْطُرَّ
سور کا گوشت	پس بیشک یہ	نجاست ہے	یا	ایسی نافرمانی	(کہ) پکارا گیا	غیر اللہ کے لیے	جس پر	پھر جو	مجبور کیا گیا

غَيْرَ بَاغٍ	وَّلَا عَادٍ	فَاِنَّ	رَبَّكَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾
بغیر باغی ہوتے ہوئے	اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہوتے ہوئے	تو بیشک	آپ کا رب	بے انتہا بخشنے والا	ہمیشہ رحم کرنے والا ہے

وَعَلَى الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ	وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ
اور ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیا	سب ناخن والے (جانوروں کو)	اور گائے اور بکری میں سے	ہم نے حرام کیا	ان پر

شُحُوْمَهُمَآ	اِلَّا مَا	حَمَلَتْ	ظُهُوْرُهُمَآ	اَوِ	الْحَوَايَآ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ ۭ
دونوں کی چربی کو	سوائے اس کے جس کو	اٹھایا	دونوں کی پیٹھوں نے	یا	انتڑیوں نے	یا	وہ جو	رل مل گئی	کسی ہڈی سے

ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ	بِبَغْيِهِمْ ڮ	وَاِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ
یہ	ہم نے بدلہ دیا	ان کی سرکشی کا	بیشک ہم	یقیناً سچ کہنے والے ہیں	پھر اگر	وہ جھٹلائیں آپ کو	تو آپ کہہ دیں

رَّبُّكُمْ	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾	سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
تم لوگوں کا رب	وسیع رحمت والا ہے	اور (یعنی مگر)	نہیں لوٹائی جائے گی	اس کی سختی	جرم کرنے والے گروہ سے	وہ لوگ کہیں گے جنہوں نے

اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكْنَا	وَلَآ اٰبَآؤُنَا	وَلَا حَرَّمْنَا
شریک بنائے	اگر	چاہتا	اللہ	تو نہ ہم شریک بناتے	اور نہ ہی ہمارے آباواجداد	اور ہم حرام نہ کرتے

مِنْ شَيْءٍ ۭ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	حَتّٰى	ذَاقُوْا	بَاْسَنَا ۭ
کسی بھی چیز کو	اس طرح	جھٹلایا	انہوں نے جو	ان سے پہلے تھے	یہاں تک کہ	انہوں نے چکھا	ہماری سختی کو

قُلْ	هَلْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوْهُ	لَنَا ۭ	اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
آپ پوچھیے	کیا	تم لوگوں کے پاس	کوئی بھی علم (سند) ہے	کہ تم لوگ نکال سکو اس کو	ہمارے لیے	تم لوگ پیروی نہیں کرتے

اِلَّا	الظَّنَّ	وَاِنْ اَنْتُمْ	اِلَّا	تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾	قُلْ	فَلِلّٰهِ
مگر	گمان کی	اور تم لوگ نہیں ہو	سوائے اس کے کہ	اٹکل لگاتے ہو	آپ کہیے	پس اللہ کے لیے ہی ہے

الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ	فَلَوْ	شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ	اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	قُلْ	هَلُمَّ	شُهَدَآءَكُمُ
پہنچنے والی حجت	پھر اگر	وہ چاہتا	تو ضرور ہدایت دیتا تم لوگوں کو	سب کے سب کو	آپ کہیے	لے آؤ	اپنے گواہوں کو

الَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا ۚ	فَاِنْ	شَهِدُوْا	فَلَا تَشْهَدْ
جو لوگ	گواہی دیتے ہیں	کہ	اللہ نے	حرام کیا	اس کو	پھر اگر	وہ گواہی دیں	تو آپ گواہی مت دیں

مَعَهُمْ ۚ	وَلَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
ان کے ساتھ	اور آپ پیروی مت کریں	ان کی خواہشات کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری نشانیوں کو	اور ان لوگوں کی جو	ایمان نہیں لاتے

بِالۡاٰخِرَةِ	وَهُمۡ	بِرَبِّهِمۡ	يَعۡدِلُوۡنَ
آخرت پر	اور وہ لوگ	اپنے رب کے	برابر کرتے ہیں (غیر اللہ کو)

نوٹ: 1

آیت نمبر۔148 میں اسی پرانے عذر کی نشاندہی کی گئی ہے جو ہمیشہ سے مجرم اور غلط کار لوگ پیش کرتے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے حق میں اللہ کی مشیت یہی ہے کہ ہم شرک کریں اور جن چیزوں کو ہم نے حرام ٹھہرا رکھا ہے۔ انہیں حرام ٹھہرائیں۔ ورنہ اگر اللہ نہ چاہتا کہ ہم ایسی اکریں تو کیوں کر ممکن تھا کہ یہ افعال ہم سے صادر ہوتے۔ چونکہ ہم اللہ کی مشیت کے مطابق یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس لیے ہم ایسی اہی کرنے پر مجبور ہیں۔

اس عذر کے جواب میں پہلی بات یہ فرمائی کہ اپنی گمراہی کے لیے مشیت الٰہی کو معذرت کے طور پر پیش کرنا اور اسے بہانہ بنا کر صحیح رہنمائی قبول کرنے سے انکار کرنا مجرموں کا قدیم شیوہ رہا ہے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ تباہ ہوئے اور حق کے خلاف چلنے کا برا نتیجہ انہوں نے دیکھ لیا۔

پھر فرمایا کہ یہ عذر جو تم پیش کر رہے ہو یہ دراصل کسی حقیقی علم پر مبنی نہیں ہے بلکہ محض گمان اور تخمینہ ہے۔ تم نے محض مشیت کا لفظ کہیں سے سن لیا اور اس پر قیاسات کی ایک عمارت کھڑی کر لی۔ تم نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ انسان کے حق میں فی الواقع اللہ کی مشیت کیا ہے۔ تم مشیت کے معنی یہ سمجھ رہے ہو کہ چور اگر مشیت الٰہی کے تحت چوری کر رہا ہے۔ تو وہ مجرم نہیں ہے۔ حالانکہ دراصل انسان کے حق میں اللہ کی مشیت یہ ہے کہ وہ شکر اور کفر، ہدایت اور گمراہی، اطاعت اور نافرمانی میں سے جو راہ بھی اپنے لیے منتخب کرے گا، اللہ تعالیٰ وہی راہ اس کے لیے کھول دے گا، پھر غلط یا صحیح، جو کام بھی انسان کرنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اپنی عالمگیر مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے جس حد تک مناسب سمجھے گا، اسے اس کام کی اجازت اور توفیق بخش دے گا۔ لہٰذا اگر تم نے اور تمہارے باپ دادا نے مشیت الٰہی کے تحت شرک کرنے اور حلال کو حرام کرنے کا جرم کیا تو اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار اور جواب دہ نہیں ہو۔ اپنے غلط انتخاب راہ کے ذمہ دار تم خود ہی ہو۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (151 تا 154)

م ل ق

(ف) مَلۡقًا نرم کرنا۔ مٹانا۔

(افعال) اِمۡلَاقًا مفلس ہونا۔ زیر مطالعہ آیت۔151۔

ك ی ل

(ض) كَيۡلًا غلہ وغیرہ کسی پیمانہ سے ناپ کر دینا۔ پھر دونوں طرح آتا۔ (۱) ناپنا۔ (۲) ناپ کر دینا۔ ﴿ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ ﴾ (83/المطففین: 3) ''اور جب بھی وہ لوگ ناپ کر دیتے ہیں ان کو یا تول کر دیتے ہیں ان کو تو گھٹا دیتے ہیں۔''

مِكۡيَالٌ مِفۡعَالٌ کے وزن پر اسم الآلہ ہے۔ ناپنے کا آلہ۔ پیمانہ۔ ﴿ وَلَا تَنۡقُصُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ ﴾ (11/ھود: 84) ''اور کمی مت کرو پیمانے میں اور ترازو میں۔''

و ز ن

(ض) وَزۡنًا (۱) تولنا۔ (۲) تول کر دینا۔ اوپر آیت نمبر۔83/المطففین: 3 دیکھیں۔

زِنۡ فعل امر ہے۔ تو تول۔ ﴿ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِيۡمِ ﴾ (26/الشعراء: 182) ''اور تم لوگ تولو سیدھی ترازو سے۔''

مَوۡزُوۡنٌ اسم المفعول ہے۔ وزن کیا ہوا۔ ﴿ وَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡزُوۡنٍ ﴾ (15/الحجر: 19) ''اور ہم نے اگایا اس میں ہر ایک وزن کی ہوئی چیز میں سے یعنی ایک اندازے سے۔''

مِیْزَانٌ ج مَوَازِیْنُ۔ اسم الآلہ ہے۔ وزن کرنے کا آلہ۔ ترازو۔﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۸﴾ (7/الاعراف:8)"پس وہ بھاری ہوئے جن کے ترازو تو وہ لوگ ہی مراد پانے والے ہیں۔"

ترکیب

(آیت۔151) تَعَالَوْا فعل امر ہے، اس کا جواب امر ہونے کی وجہ سے مضارع اَتْلُوْ مجزوم ہوا ہے اور اس کی واو گری تو اَتْلُ آیا ہے۔ اس کا مفعول مَا ہے۔ عَلَیْکُمْ کا تعلق اَتْلُ سے نہیں بلکہ حَرَّمَ سے ہے۔ بِالْوَالِدَیْنِ کے بعد فعل امر اَحْسِنُوْا محذوف ہے اور اِحْسَانًا اس کا مفعول مطلق ہے۔ اِمْلَاقٍ سے پہلے اس کا مضاف خَشْیَۃِ محذوف ہے۔ (آیت۔152) بِالَّتِیْ میں اَلَّتِیْ کا مرجع محذوف ہے یعنی یہ اِلَّا بِطَرِیْقَۃِ الَّتِیْ ہے۔ ھِیَ مبتدا ہے۔ اس کی خبر حُسْنٰی کے بجائے اَحْسَنُ آئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حُسْنٰی صرف مؤنث کے لیے آتا ہے، مذکر کے لیے نہیں آسکتا۔ جبکہ اَحْسَنُ مذکر کے لیے آتا ہے۔ لیکن مؤنث کے لیے بھی آسکتا ہے۔ قُلْتُمْ کا مفعول قَوْلًا محذوف ہے۔ (آیت۔153) تَفَرَّقَ اصل میں اَلسُّبُلَ کی وجہ سے واحد مؤنث کا صیغہ تَتَفَرَّقُ ہے۔ قاعدے کے مطابق ایک تا گری ہوئی ہے اور فاسببیہ کی وجہ سے مضارع منصوب ہوا ہے۔ اس میں ضمیر فاعلی ھِیَ، اَلسُّبُلَ کے لیے ہے۔

ترجمہ

قُلْ	تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّکُمْ	عَلَیْکُمْ	اَلَّا تُشْرِکُوْا
آپؐ کہیے	تم لوگ آؤ	میں پڑھتا ہوں	اس کو جو	حرام کیا	تمہارے رب نے	تم لوگوں پر	کہ شریک مت بناؤ

بِہٖ	شَیْئًا	وَّ بِالْوَالِدَیْنِ	اِحْسَانًا ۚ	وَلَا تَقْتُلُوْٓا	اَوْلَادَکُمْ
اس کے ساتھ	کسی چیز کو	اور والدین کے ساتھ	(حسن سلوک کرو) جیسا کہ حسن سلوک کا حق ہے	اور قتل مت کرو	اپنی اولاد کو

مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ	نَحْنُ	نَرْزُقُکُمْ	وَاِیَّاھُمْ ۚ	وَلَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَھَرَ	مِنْھَا
مفلس ہونے (کے خوف) سے	ہم	رزق دیتے ہیں تم کو	اور ان کو بھی	اور قریب مت جاؤ	بے حیائیوں کے	جو	ظاہر ہو	اس سے

وَمَا	بَطَنَ ۚ	وَلَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ الَّتِیْ	حَرَّمَ	اللّٰہُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ ؕ	ذٰلِکُمْ
اور جو	پوشیدہ ہو	اور قتل مت کرو	اس جان کو جس کو	(قتل کرنا) حرام کیا	اللہ نے	مگر	حق کے ساتھ	یہ ہے

وَصّٰکُمْ	بِہٖ	لَعَلَّکُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۱۵۱	وَلَا تَقْرَبُوْا	مَالَ الْیَتِیْمِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ
اس نے تاکید کی تم کو	جس کی	شائد تم لوگ	عقل استعمال کرو	اور قریب مت جاؤ	یتیم کے مال کے	مگر	اس (طریقہ) سے کہ

ھِیَ	اَحْسَنُ	حَتّٰی	یَبْلُغَ	اَشُدَّہٗ ۚ	وَاَوْفُوا	الْکَیْلَ	وَالْمِیْزَانَ	بِالْقِسْطِ ۚ
وہ	بہترین ہو	یہاں تک کہ	وہ پہنچے	اپنی پختگی کو	اور پورا کرو	پیمانے کو	اور ترازو کو	انصاف سے

لَا نُکَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَھَا ۚ	وَاِذَا	قُلْتُمْ	فَاعْدِلُوْا	وَلَوْ
ہم پابند نہیں کرتے	کسی جان کو	مگر	اس کی وسعت کو	اور جب بھی	تم لوگ کہو (کوئی بات)	تو عدل کرو	اور اگرچہ

کَانَ	ذَا قُرْبٰی ۚ	وَبِعَھْدِ اللّٰہِ	اَوْفُوْا ؕ	ذٰلِکُمْ	وَصّٰکُمْ	بِہٖ	لَعَلَّکُمْ	تَذَکَّرُوْنَ ۱۵۲
وہ ہو	قرابت والا	اور اللہ کے عہد کو	تم لوگ پورا کرو	یہ ہے	اس نے تاکید کی تم کو	جس کی	شائد تم لوگ	نصیحت حاصل کرو

وَاَنَّ	ھٰذَا	صِرَاطِیْ	مُسْتَقِیْمًا	فَاتَّبِعُوْہُ ۚ	وَلَا تَتَّبِعُوا	السُّبُلَ
اور یہ کہ	یہ	میرا راستہ ہے	سیدھا	پس تم لوگ پیروی کرو اس کی	اور پیروی مت کرو	(دوسرے) راستوں کی

فَتَفَرَّقَ	بِکُمْ	عَنْ سَبِیْلِہٖ	ذٰلِکُمْ	وَصّٰکُمْ	بِہٖ	لَعَلَّکُمْ	تَتَّقُوْنَ ۝۱۵۳
ورنہ وہ جدا ہوجائیں گے	تمہارے ساتھ	اس کے راستے سے	یہ ہے	اس نے تاکید کی تم کو	جس کی	شائد تم لوگ	پرہیزگار بنو

ثُمَّ	اٰتَیْنَا	مُوْسَی	الْکِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَی الَّذِیْٓ	اَحْسَنَ	وَتَفْصِیْلًا
پھر	ہم نے دی	موسیٰؑ کو	کتاب	مکمل ہوتے ہوئے	اس پر (یعنی اس کے لیے) جس نے	بھلائی کی	اور تفصیل ہوتے ہوئے

لِّکُلِّ شَیْءٍ	وَّھُدًی	وَّرَحْمَۃً	لَّعَلَّھُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ	یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۴
ہر چیز کے لیے	اور ہدایت ہوتے ہوئے	اور رحمت ہوتے ہوئے	شائد وہ لوگ	اپنے رب کی ملاقات پر	ایمان لائیں

نوٹ:1

غور کیا جائے تو اولاد کی تعلیم وتربیت پر توجہ نہ دینا بھی ایک طرح سے قتل اولاد کی ہی ایک شکل ہے۔ کیونکہ ایسی اولاد اللہ کی اطاعت، رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور آخرت کی فکر سے بے پرواہ ہوجاتی ہے۔ قرآن مجید نے ایسے شخص کو مردہ قرار دیا ہے (6/الانعام:122)۔ جو لوگ اپنی اولاد کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں یا ایسی غلط تعلیم دلاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اسلامی اخلاق تباہ ہوں، وہ بھی ایک حیثیت سے قتل اولاد کے مجرم ہیں۔ (معارف القرآن)

نوٹ:2

کسی انسانی جان کو ہلاک کرنا، اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے سوائے اس کے کہ کسی کو حق کے ساتھ قتل کیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ ''حق کے ساتھ'' کا کیا مفہوم ہے، تو اس کی تین صورتیں قرآن مجید میں بیان کی گئی ہیں اور اس پر زائد دو صورتیں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں۔

قرآن کی بیان کردہ صورتیں یہ ہیں۔ (۱) انسان کسی کے قتلِ عمد کا مجرم ہو اور اس پر قصاص کا حق قائم ہو گیا ہو۔ (۲) دینِ حق کے قیام کی راہ میں مزاحم ہو اور اس سے جنگ کیے بغیر چارہ نہ ہو۔ (۳) دار السلام کی حدود میں بدامنی پھیلائے یا اسلامی نظام حکومت کو الٹنے کی سعی کرے۔

باقی دو صورتیں جو حدیث میں ارشاد ہوئی ہیں۔ (۱) شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ (۲) ارتداد اور خروج از جماعت کا مرتکب ہو۔ ان پانچ صورتوں کے سوا کسی صورت میں انسان کا قتل انسان کے لیے حلال نہیں ہے، خواہ وہ مومن ہو یا ذمی ہو یا عام کافر ہو۔ (تفہیم القرآن)

آیت نمبر (155 تا 160)

ترکیب

(آیت۔155) وَھٰذَا مبتدا ہے اور کِتٰبٌ اس کی خبر ہے۔ اَنْزَلْنٰہُ اس کی صفت اول اور مُبٰرَکٌ صفت ثانی ہے۔ (آیت۔156) اِنْ کُنَّا کا اِنْ مخففہ ہے۔ (دیکھیں آیت نمبر۔2/البقرہ:143۔نوٹ،1)۔ دِرَاسَتِھِمْ کی ضمیر اگر اَلْکِتٰبُ کے لیے ہوتی تو واحدہٗ آتی اور اگر طَآئِفَتَیْنِ کے لیے ہوتی تو تثنیہ ھُمَا آتی۔ جمع کی ضمیر ھِمْ بتا رہی ہے کہ یہ طَآئِفَتَیْنِ کے لوگوں کے لیے ہے۔ (آیت۔157) بَیِّنَۃٌ۔ ھُدًی اور رَحْمَۃٌ یہ تینوں جَآءَ کے فاعل ہیں۔ سَنَجْزِی کا مفعول اول اَلَّذِیْنَ ہے اور سُوْٓءَ الْعَذَابِ مفعول ثانی ہے۔ یہ مرکب اضافی ہے لیکن اُردو محاورہ کی وجہ سے اس کا ترجمہ مرکب توصیفی سے ہوگا۔ (آیت۔158) نَفْسًا نکرہ مخصوصہ ہے۔ لَمْ تَکُنْ سے خَیْرًا تک اس کی خصوصیت ہے۔ اٰمَنَتْ اور کَسَبَتْ کی ضمیر فاعلی ھِیَ ہے جو نَفْسًا کے لیے ہے۔ کَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے شِیَعًا حالت نصب میں ہے۔

ترجمہ

وَھٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ	وَاتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ
اور یہ	ایک کتاب ہے	ہم نے اتارا اس کو	برکت دی ہوئی	پس تم لوگ پیروی کرو اس کی	اور تقویٰ اختیار کرو	شائد تم پر

تُرْحَمُوْنَ ۱۵۵	اَنْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اُنْزِلَ	الْكِتٰبُ	عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ	مِنْ قَبْلِنَا
رحم کیا جائے	کہ (کہیں)	تم لوگ کہو	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	اتاری گئی	کتاب	دو گروہوں پر	ہم سے پہلے

وَاِنْ	كُنَّا	عَنْ دِرَاسَتِهِمْ	لَغٰفِلِيْنَ ۱۵۶	اَوْ تَقُوْلُوْا	لَوْ	اَنَّآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا
اور بیشک	ہم تھے	ان لوگوں کے سبق پڑھنے سے	بالکل بے خبر	یا تم لوگ کہو	اگر	ہم لوگ ہوتے کہ	اتاری جاتی	ہم پر

الْكِتٰبُ	لَكُنَّآ	اَھْدٰى	مِنْهُمْ	فَقَدْ جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
کتاب	تو ہم ضرور ہوتے	زیادہ ہدایت پر	ان لوگوں سے	تو آچکی ہے تمہارے پاس	ایک واضح (دلیل)	تمہارے رب (کی طرف) سے

وَھُدًى	وَّرَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَصَدَفَ	عَنْهَا
اور ہدایت	اور رحمت	تو کون	زیادہ ظالم ہے	اس سے جس نے	جھٹلایا	اللہ کی نشانیوں کو	اور کنّی کترائی	اس سے

سَنَجْزِي	الَّذِيْنَ	يَصْدِفُوْنَ	عَنْ اٰيٰتِنَا	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۱۵۷
ہم بدلہ میں دیں گے	ان لوگوں کو جو	کنّی کتراتے ہیں	ہماری نشانیوں سے	برا عذاب	بسبب اس کے جو	وہ کنّی کتراتے تھے

ھَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّآ اَنْ	تَاْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ يَاْتِيَ	رَبُّكَ	اَوْ يَاْتِيَ
کیا	انتظار کرتے ہیں یہ لوگ	سوائے اس کے کہ	آئیں ان کے پاس	فرشتے	یا آئے	آپؐ کا رب	یا آئیں

بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	يَوْمَ	يَاْتِيْ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آپؐ کے رب کی نشانیوں سے کوئی	جس دن	آئے گی	آپؐ کے رب کی نشانیوں سے کوئی	تو فائدہ نہیں دے گا	کسی ایسی جان کو

اِيْمَانُهَا	لَمْ تَكُنْ	اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	اَوْ كَسَبَتْ	فِيْٓ اِيْمَانِهَا	خَيْرًا	قُلِ	انْتَظِرُوْٓا
اس کا ایمان	جو نہیں تھی کہ	ایمان لاتی	اس سے پہلے	یا کماتی	اپنے ایمان میں	کوئی نیکی	آپؐ کہیے	تم لوگ انتظار کرو

اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ ۱۵۸	اِنَّ	الَّذِيْنَ	فَرَّقُوْا	دِيْنَهُمْ	وَكَانُوْا	شِيَعًا	لَّسْتَ
بیشک ہم (بھی)	انتظار کرنے والے ہیں	بیشک	جن لوگوں نے	الگ الگ کیا	اپنے دین کو	اور وہ ہوئے	فرقے	آپؐ (کو سروکار) نہیں ہے

مِنْهُمْ	فِيْ شَيْءٍ	اِنَّمَآ	اَمْرُهُمْ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ	يُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
ان سے	کسی چیز میں	کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	ان کا کام	اللہ کی طرف ہے	پھر	وہ جتا دے گا ان کو	اسے جو

كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۱۵۹	مَنْ	جَآءَ	بِالْحَسَنَةِ	فَلَهٗ	عَشْرُ اَمْثَالِهَا	وَمَنْ	جَآءَ	بِالسَّيِّئَةِ
وہ لوگ کرتے تھے	جو	آیا	نیکی کے ساتھ	تو اس کے لیے	اس کے جیسی دس (نیکیاں) ہیں	اور جو	آیا	برائی کے ساتھ

فَلَا يُجْزٰٓى	اِلَّا	مِثْلَهَا	وَھُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ۱۶۰
تو اس کا بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کے جیسی (برائی) سے	اور ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا

نوٹ:1 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں جب ظاہر ہوجائیں گی تو ان کے ظہور سے پہلے کوئی اگر ایمان نہیں لایا تھا تو اب ایمان لانا بیکار ہوگا اور پہلے اگر نیک عمل نہیں کیے تھے تو اب کرنا بیکار ہوگا۔ پہلی نشانی سورج کا مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہونا۔ دوسرے دجال کا نکلنا۔ تیسرے دابۃ الارض کا ظاہر ہونا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے تک توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول ہوسکے گی ورنہ نہیں۔ اصحاب ستہ میں سے ایک نے اس کو روایت نہیں کیا باقی پانچ کتابوں میں موجود ہے (ابن کثیر)

نوٹ:2 رسول ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص نے اگر کسی نیک کام کا ارادہ کیا لیکن عمل نہ کرسکا تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر عمل کرلیا تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہے۔ حسن نیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ اضافہ سات سو گنا تک بھی جا پہنچتا ہے اور اگر کسی نے گناہ کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اس کے لیے بھی ایک نیکی درج ہوجاتی ہے اور اگر وہ گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے تو گناہ دس نہیں بلکہ ایک لکھا جائے گا اور اگر اللہ چاہے تو اس کو بھی مٹا دیتا ہے۔ (ابن کثیر)

آیت نمبر (161 تا 165)

ترکیب (آیت۔161) صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کا حال ہونے کی وجہ سے دِیْنًا قِیَمًا حالت نصب میں آیا ہے اور دِیْنًا قِیَمًا کا بدل ہونے کی وجہ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حالت نصب میں ہے جبکہ اِبْرٰهِیْمَ کا حال حَنِیْفًا ہے۔ (آیت۔164) اَبْغِیْ کا مفعول غَیْرَ اللّٰهِ ہے اور رَبًّا تمیز ہے۔ تَزِرُ کی ضمیر فاعلی هِیَ، نَفْسٍ کے لیے ہے۔

ترجمہ

قُلْ	اِنَّنِیْ	هَدٰىنِیْ	رَبِّیْٓ	اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ	دِیْنًا قِیَمًا	مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
آپ کہیے	بیشک میں ہوں (کہ)	مجھے ہدایت دی	میرے رب نے	ایک سیدھے راستے کی طرف	سیدھا سادہ دین ہوتے ہوئے	جو ابراہیم کا مذہب ہے

حَنِیْفًا ۚ	وَمَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾	قُلْ	اِنَّ	صَلَاتِیْ	وَنُسُكِیْ	وَمَحْیَایَ
اس حال میں کہ وہ یکسو تھے	اور وہ نہیں تھے	شرک کرنے والوں میں سے	آپ کہیے	یقیناً	میری نماز	اور میری قربانی	اور میرا عرصہ حیات

وَمَمَاتِیْ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾	لَا شَرِیْكَ	لَهٗ ۚ	وَبِذٰلِكَ	اُمِرْتُ
اور میرا عرصہ موت	اللہ کے لیے ہی ہے	جو تمام جہانوں کا رب ہے	کسی قسم کا کوئی شریک نہیں	اس کے لیے	اور اس کا ہی	مجھے حکم دیا گیا

وَاَنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾	قُلْ	اَ	غَیْرَ اللّٰهِ	اَبْغِیْ	رَبًّا	وَّ	هُوَ
اور میں	فرمانبرداری کرنے والوں کا پہلا ہوں	آپ کہیے	کیا	اللہ کے سوا (کسی) کو	میں چاہوں	بطور رب کے	حالانکہ	وہ

رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ۭ	وَلَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	اِلَّا	عَلَیْهَا ۚ	وَلَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ
ہر چیز کا رب ہے	اور نہیں کماتی	ہر جان	مگر یہ کہ	(وہ) اس پر ہے	اور نہیں اٹھائے گی	کوئی اٹھانے والی	کسی دوسری کا بوجھ

ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ١٦٤
پھر	تمہارے رب کی طرف ہی	تمہیں لوٹنا ہے	تو وہ تمہیں جتا دے گا	اس کو	تم لوگ	جس میں	اختلاف کرتے ہو

وَهُوَ	الَّذِیْ	جَعَلَكُمْ	خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ	وَرَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجٰتٍ
اور وہ	وہی ہے جس نے	بنایا تم لوگوں کو	زمین کے جانشین	اور بلند کیا	تمہارے کسی کو	کسی کے اوپر	بلحاظ درجات کے

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِیْ مَآ	اٰتٰىكُمْ ط	اِنَّ	رَبَّكَ	سَرِيْعُ الْعِقَابِ	وَاِنَّهٗ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	اس میں جو	اس نے دیا تم کو	بیشک	آپ کا رب	جلد سزا دینے والا ہے	اور بیشک وہ

لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ١٦٥ ع
یقیناً بے انتہا بخشنے والا ہے	ہر حال میں رحم کرنے والا ہے